

مسئولہ
کے

مسائل

www.KitaboSunnat.com

دارہ تبلیغ القرآن والسنة

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
قُلْ أَطِيعُوا اللّٰهَ
وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی اربعہ

معدنہ البری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب و سنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق و اجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

✉ KitaboSunnat@gmail.com

🌐 www.KitaboSunnat.com

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مَدِّ الدُّكْرَانَ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ
ترجمہ: اگر تم کو معلوم نہ ہوتا ہاں علم سے دریا بہا۔
(سورۃ الانبیاء)

مستوراتِ حیات

ارقلمو

محمد یونس خلیق

شائع کردہ

ادارہ تبلیغ القرآن والسنة

۲۰ جمال پارک آؤٹ فال روڈ سنت نگر۔ لاہور۔

www.KitaboSunnat.com

سلسلہ اشاعت نمبر ۱۱۵

مستورات کے مسائل	نام کتاب
محمد یونس خلیق	مصنف
شیخ الحدیث مولانا عبدالرشید	طابع
سرپرست ادارہ	
شیخ اصغر وحید ناظم ادارہ	ناشر
مئی ۱۹۹۱ء	اشاعت بار اول
اگست ۱۹۹۵ء	اشاعت بار دوم
جون ۱۹۹۷ء	اشاعت بار سوم
دو بار	تعداد
فی سبیل اللہ	قیمت

ایسے تبلیغی، اصلاحی اور دینی معلومات پر مشتمل رسائل کی اشاعت کیلئے صاحب استطاعت و صاحب دل اپنی توفیق کے مطابق مالی تعاون کر سکتے ہیں جو صد شکر اور دعا کے ساتھ قبول کر لیا جائیگا۔ خود مطالعہ فرمائیے اور دوسروں کو مطالعہ کیلئے دیکھیے۔ جزاء کو اللہ احسن الجزاء۔ شیخ محمد ادریس ناظم تبلیغ۔

ابتدائیہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم
 قارئین کرام کچھ مسائل دین مردوں اور عورتوں میں مشترک
 ہیں اور بعض ایسے ہیں جو مستورات کے ساتھ خاص ہیں۔ جن
 کا جاننا خواتین کے لئے ضروری ہے تاکہ ان پر عمل پیرا
 ہوں۔ مگر عورتیں نہ تو خود مطالعہ کرتی ہیں اور نہ ہی کسی مستند
 عالم دین سے دریافت کرنے کی تکلیف گوارا کرتی ہیں۔
 بعض باتیں بڑی شرم و حیا کی ہوتی ہیں جن کے دریافت کرنے
 میں حجاب آتا ہے لیکن جب ایسی باتیں دین اور شریعت سے
 متعلق ہوں تو ان کے دریافت کرنے میں شرم نہیں کرتی چاہئے
 اسی لئے کہا جاتا ہے کہ شرع میں شرم نہیں اس لئے رسالہ
 میں شرم اور پردے کے مسائل بھی بیان ہوئے ہیں تاکہ ان

سے واقفیت حاصل ہو جائے کیونکہ بعض مسائل بڑے اہم ہیں جن پر مستورات نے بوجہ لاعلمی اور نادانگی کے عمل نہیں کرتیں۔ غور فرماتیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ شرم و حیا کے مالک تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق حدیث پاک میں آیات کہ آنحضرت پر درہ نشین باکرہ عورت سے سخت تر حیا آدار تھے۔ بخاری، مسلم، استہابی حیا کے مالک ہوتے ہوئے عورتوں کو اختلاف کا مسئلہ بتاتے ہیں۔ آنحضرت کی بیویوں سے بڑھ کر اور کون عورت حیا والی ہو سکتی ہے؟

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ایک پردے کا شرعی مسئلہ صحابہ رضی اللہ عنہم کو بتایا اور صحابہ کی ازدواجی بوشرم و حیا کا پیکر تھیں ایسے مسائل دریافت کر لیتی تھیں پس اگر ایسے مسائل کی پوچھ گچھ میں یہ حیا کے مجسمے شرم نہیں کرتے تھے تو ہمیں بھی بے جا شرم نہیں کرنی چاہیے۔

یہ ان کا احسان ہے کہ انہوں نے یہ مسائل بیان کر دیئے ورنہ لاعلمی اور جہالت کی وجہ سے ہم عمل کرنے سے قاصر رہتے۔ پس

ایسے مسائل اگر نوجہ شرم و حیا بیان نہ کئے جائیں تو دین میں
 حرج اور نقصان واقع ہوتا۔ لہذا مستورات کو چاہیے کہ عورتوں
 کے خصوصی مسائل کا علم حاصل کرنے کے لئے اس کتابچہ کا مطالعہ
 کریں اور دوسری بہنوں کو بھی پڑھنے کے لئے دیں۔ اس کا
 پڑھنا ان کے لئے مفید ثابت ہوگا۔

فاضل مصنف نے بڑی محنت سے معلوماً آرزو رسالہ تصنیف
 کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی یہ خدمت قبول فرمائیں۔ آمین۔ یا
 رَبِّ الْعَالَمِينَ۔

:- شیخ الحدیث مولانا عبدالرشید سرپرست اداد

انتساب

اپنے مرحوم والدین کے نام کہ جن کی کوششوں اور محنتوں
نے اپنی اولاد کو مسجد کا قرب دیا اور اسلام کی تعلیمات کی
تبلیغ کے قریب تر کر دیا۔ اللہ ان کی قبروں پر لاکھوں کروڑوں
رحمتیں نازل فرمائے اور ان کی بخشش فرمائے۔
”آمین“

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

سوال :- بیت الخلاء میں جاتے وقت کونسی دُعا پڑھنی چاہیے؟

جواب :- نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بیت الخلاء جاتے وقت یہ دُعا پڑھا کرو۔

اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبۡثِ وَالخُبَاثِ

(بخاری تشریف)

ترجمہ :- اے اللہ میں پناہ مانگتا ہوں ناپاک جنوں اور جنینوں

سوال :- بیت الخلاء سے باہر آ کر کونسی دُعا پڑھیں۔

جواب :- (۱) اَعُوْذُ بِكَ (مشکوٰۃ باب الخلاء فصل دوم)

ترجمہ :- اللہ میں تیری بخشش چاہتا ہوں۔

(۲) حضرت انس سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

جائے ضرورت سے تشریف لاتے تو یہ دُعا پڑھتے۔

اَحْمَدُ لِلّٰهِ اَلَّذِیْ اَذْهَبَ عَنِّیْ الْاَذٰی

وعسافانف

ترجمہ: حمد کے لائق ہے اللہ جس نے دُور کیا مجھ سے
دُکھ اور آرام بخشا مجھے۔

جب بیت الخلاء میں داخل ہوں تو بایاں
پاؤں پہلے اندر رکھیں اور جب باہر نکلیں تو
اس وقت وہاں پاؤں باہر نکالیں۔

سوال: طہارت کس ہاتھ سے کریں؟

جواب: طہارت اپنے بائیں ہاتھ سے کریں۔ دائیں ہاتھ سے
شرم گاہ کو چھوئے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے
جب کسی وجہ سے بائیں ہاتھ سے طہارت نہ ہو سکتی
ہو تو ضرورتاً مجبوراً دائیں ہاتھ سے بھی جائز ہے۔

سوال: اگر کپڑے پر پیشاب کے چھینٹے پڑ جائیں تو اس
صورت میں کیا کیا جائے؟

جواب: پر پیشاب کے چھینٹوں سے جہاں تک ممکن ہو بچا
جائے کیونکہ پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

اَسْتَشْرَهُمْ بِمَنْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يَمْلِكْ اَمَةً

عَذَابِ الْقَبْرِ مِنْهُ

ترجمہ: پیا کی حاصل کرو پیشاب سے کیونکہ اکثر قبر کا عذاب پیشاب کی وجہ سے ہوتا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں کے قریب سے گزے تو فرمایا ان دونوں (قبر والوں) کو عذاب ہو رہا ہے۔ پھر ایک کے بارے میں فرمایا کہ وہ پیشاب سے نہیں بچتا تھا۔ سبھل اکثر مسلمان پیشاب کے چھینٹوں سے بچنا تو درکنار پیشاب کے بعد دھیل یا طہارت بھی نہیں کرتے۔ ایسی صورت میں عذاب قبر سے بچنا کیسے ممکن ہوگا؟ اگر کپڑے پر چھینٹے پر جائیں تو اس کو دھو کر پاک کرنا چاہیے۔

سوال :- اگر شیر خوار بچہ کپڑے پر پیشاب کر دے تو پھر کیا کیا جائے؟

جواب :- اگر شیر خوار بچہ کپڑے پر پیشاب کر دے تو اچھی طرح پانی کے چھینٹے مارے جائیں ہاں اگر شیر خوار بچی ہو تو اس جگہ کو پانی سے دھویا جائے۔ اگر بچہ یا بچی بڑے ہوں تو دونوں کے پیشاب۔

والاکبر ادهونا پڑے گا۔

سوال :- اگر حیض کا خون کپڑوں کو لگ جاتا تو کیا کرنا چاہیے ؟

جواب :- ایک حدیث میں ہے کہ ایک دفعہ ایک عورت، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور پوچھا کہ اگر کپڑوں کو حیض کا خون لگ جائے تو کیا کرے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کپڑے کو اچھی طرح مل کر دھو لینا ہی کافی ہے اور پھر اس سے نماز پڑھ لینی چاہیے۔ (بخاری، مسلم)

اس حدیث سے اس بات کی وضاحت ہو جاتی ہے

کہ حیض والے خون کے کپڑے کو اچھی طرح چٹکیوں سے مل کر دھونے سے کپڑا پاک ہو جاتا ہے چنانچہ خون کا داغ صاف نہ ہو۔

سوال :- حیض کب آتا ہے اور اس کی مدت کتنی ہے؟

جواب :- جو خون عورت کو سن بلوغت سے شروع ہوتا ہے اسے

حیض کہتے ہیں اور ہر ماہ کے مخصوص دنوں میں آتا ہے جس کی میعاد

کم سے کم تین دن اور زیادہ سے زیادہ چھ یا سات دن ہے۔

سوال :- حیض کی حالت میں روزہ اور نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب :- حیض کی حالت میں نماز تو معاف ہے اور اس کی قضا

ادا نہیں کرنا پڑے گی جب کہ روزہ حیض کی حالت میں نہیں رکھے سکتی
مگر بعد میں اس کی قضائی دینی پڑے گی۔

حدیث میں ہے کہ جب عورت حیض سے ہو تو وہ بحکم شرع
نہ روزہ رکھ سکتی ہے اور نہ نماز ادا کر سکتی ہے۔ (بخاری، مسلم)
پس حیض کی حالت میں نماز معات ہے مگر روزہ کی قضائی
ادا کرنا پڑے گی۔

سوال: اگر روزہ کی حالت میں حیض آجائے تو کیا روزہ پورا
کیا جسے اگما؟

جواب: حیض جس وقت شروع ہوگا روزہ لوٹ جائے گا۔

اور نماز بھی چھوڑنی پڑے گی۔ چاہے روزہ رکھے ہوئے تھوڑی ہی دیر
ہوئی ہو یا روزہ کھولنے میں تھوڑی ہی وقت ہو اسی وقت روزہ کھولنا پڑے گا۔
سوال: کیا حیض کی حالت میں شوہر کے ساتھ صحبت جائز ہے؟

جواب: قرآن مجید میں ارشاد ہے :-

سَاعَتَرَلُوْا النِّسَاءَ فِى الْمَحِيْضِ۔

حیض کی حالت میں عورتوں سے کنارہ کشی کرو۔

حیض کی حالت میں صحبت بڑا گناہ ہے۔ اس حالت میں ضرر
بوس و کنارہ کی اجازت ہے۔ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ حیض

کی حالت میں صحبت کرتا ہے تو وہ اللہ سے معافی مانگے اور آئندہ ایسے کام سے بچنے کا عہد کرے اور جب تک عورت غسل نہ کرے صحبت کی اجازت نہیں۔ جو شخص حالت حیض میں اپنی عورت سے صحبت کرے وہ نصف دینار خیرات کرے۔

برسوی۔ یہ بخون زرد ہونے کی صورت میں ہے اگر خون سرخ ہونے کی حالت میں جماع کیا جو ابتدائے حیض میں آتا ہے تو ایک دینار خیرات کرے۔ دینار ۴ ماشے سونے کا ہوتا ہے۔ ۴ ماشے سونا یا ۴ ماشے سونے کی قیمت جو اس وقت ہوسد ڈھربے

سوال :- استحاضہ کیا ہوتا ہے؟

جواب :- جو خون ایام حیض گزرنے کے بعد آتے وہ استحاضہ ہے اس کے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ ایک رنگ ہے جس کے پھٹنے سے استحاضہ شروع ہو جاتا ہے جو قابل علاج مرض ہے۔

سوال :- استحاضہ میں نماز روزہ کجا کیا حکم ہے جب کہ یہ ہر وقت جاری رہتا ہے۔

جواب :- جب مقدار ایام حیض پورے ہو جائیں تو غسل کر کے

نماز ادا کرنی چاہیے اس حالت میں نماز اور روزہ یا دوسری عبادات معاف نہیں ہیں۔ جیسے کہ حدیث ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حضرت فاطمہ بنت ابی جیش رضی اللہ عنہا حاضر ہوئیں اور عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم، مجھے استخاضہ کا خون آتا ہے اور میں پاک نہیں ہوتی کیا میں نماز چھوڑ دوں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ تو ایک رگ (بیاری) ہے۔ یہ حینس کا خون نہیں ہے۔ پس جب تجھ کو حیض آئے اور اس کے دن پورے ہو جائیں تو پسینے خون کو دھو یعنی غسل کر اور نماز ادا کر۔ اس سلسلے میں سب سے بہتر عمل یہ ہے کہ نماز کے لئے الگ الگ غسل کیا جائے۔ دوسری صورت میں نماز فجر کے لئے ایک غسل اور دوسرا غسل ظہر اور عصر کی نماز کے لئے۔ ظہر کی نماز کو دیر سے پڑھے اور عصر کی نماز ذرا جلدی ادا کرے یعنی دونوں نمازوں کو اکٹھا کر کے پڑھے۔ یہ جمع صوری ہوگی اور تیسرا غسل مغرب اور عشاء کے لئے مغرب کو دیر سے ادا کرے اور عشاء کو جلدی پڑھے۔ یہ بھی جمع صوری ہوگی اگر دن میں تین غسل گراں گزریں تو پھر ہر نماز کے لئے الگ وضو کرتا

ضروری ہے۔

سوال :- نفاس کے بارے میں بتائیں کہ اس حالت میں نماز اور روزہ کا کیا حکم ہے؟

جواب :- جو خون بچے کی پیدائش کے وقت نکلتا ہے اتنے نفاس کہتے ہیں۔ اس کی مدت زیادہ سے زیادہ چالیس دن ہے۔ اگر چالیس دن سے پہلے خون آنا بند ہو جائے تو اسی دن سے نہا دھو کر نماز اور روزہ شروع کر دینا چاہیے۔ صحت بھی جائز ہے۔ ہمارے ہاں یہ رواج ہو گیا ہے کہ عورتیں ۴۰ دن بعد غسل کرتی ہیں خواہ خون دس دن یا پندرہ بیس دن بعد بند ہو جائے۔ یہ لاعلمی اور جہالت ہے۔ نفاس کی حالت میں نماز روزہ کا وہی حکم ہے جو حیض کا ہے۔ نفاس کے دوران بھی صحت کرنا جائز نہیں۔ جس طرح حالت حیض میں بوس و کسار جائز ہے۔ اسی طرح نفاس میں بھی جائز ہے۔ حیض اور نفاس کی حالت میں قرآن مجید کا بھوننا اور پڑھنا، طواف کعبہ کرنا اور مسجد میں داخل ہونا حرام ہے۔

سوال :- حیض، نفاس اور جنابت کے غسل میں کیا فرق ہے؟

جواب: حیض، نفاس اور جنابت کے غسل کا ایک ہی طریقہ ہے۔

سوال: غسل کا طریقہ بیان فرمائیے۔

جواب: سب سے پہلے اپنی شرم گاہ کو آگے اور پیچھے سے اچھی طرح دھو لے۔ پھر نات سے گھٹنوں تک جسم کا حصہ اچھی طرح دھو کر دونوں ہاتھوں

کو ہنچوں تک دھو لے۔ پھر وضو کرے جس طرح نماز کے لئے وضو

کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد نہیں دہتے پانی کے اپنے سر پر اس

طرح بہاتے کہ تمام بالوں کی جڑیں پانی سے تر ہو جائیں اور سر کے

بالوں کو لہھی طرح منتشر کر کے اچھی طرح سرد دھونا چاہیے۔ اس کے

بعد تمام جسم پر پانی بہائے اور چوڑیوں اور انگلیوں کو بھی ہلاتیں

تاکہ جسم کا وہ حصہ بھی تر ہو جائے۔ حیض اور نفاس کے غسل کے بعد

کسی خوشبو یا کاؤر وغیرہ کا پھلانا نہ کرے۔ اس پر رکھ لینا چاہیے

تاکہ بدبو جاتی رہے۔ نماز پڑھنے کے لئے غسل سے پہلے کیا ہوا وضو

کافی ہے نیا وضو کرنے کی ضرورت نہیں۔ (ترمذی)

سوال:۔ بو عورتیں اپنے سر کے بالوں کو مضبوط باندھ لیتی ہیں۔ کیا

اُن کو غسل جنابت کے لئے بالوں کا کھولنا ضروری ہے؟

جواب: جن عورتوں نے بال گوندھے ہوئے ہوں انہیں غسل جنابت میں یہ اجازت ہے کہ اگر وہ سر کے بال نہ کھولنا چاہیں تو نہ کھولیں تین لپیں پانی سر میں ڈال کر غسل باقی بدن کا پورا کر لیں (مسلم) جو بالوں کو گوندھتی نہ ہوں بیساکہ آت کا، رواج ہے انہیں بالوں کو منتشر کر کے خوب اچھی طرح سردھونا چاہیے۔

سوال: عائفہ کو چھوٹا اور اس کے ساتھ کھانا جائز ہے؟

جواب: جب عورت حیض سے ہوتی تو یہودی اس کے ساتھ کھاتے نہ تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عائفہ سے کرو ہر کام سوائے جماع کے (مسلم)

یعنی عائفہ سے کھانا، پینا، اٹھنا، بیٹھنا، ملنا جتنا، اُتے چھونا اور بوس و کنار سب جائز ہیں سوائے جماع کے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے حکم کرتے تھے (بجائے حیض ازار باندھنے کا) سو میں آزار باندھتی پس آپ مجھے گلے لگاتے تھے اور میں حیض والی ہوتی تھی (بخاری)

سوال: کیا لیکوریا موجب غسل ہے؟

جواب: جن عورتوں کو سفید رطوبت یعنی لیکوریا کی شکایت ہوتی

ہے اس سے بھی غسل لازم نہیں ہوتا۔ حسب معمول نمازیں ادا کر نی چاہئیں۔

سوال :- وجوب غسل جنابت کے لئے انزال شرط ہے یا نہیں؟
جواب :- حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ سنور

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مرد کی شرم گاہ عورت کی شرم گاہ میں
تجاذر کرے تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔ (ترمذی، ابن ماجہ)۔

تو مسئلہ یہ ثابت ہوا کہ صرف دخول پر ہی مرد اور عورت دونوں جنبی
ہو جاتے ہیں اور ان پر غسل واجب ہو جاتا ہے۔ انزال شرط نہیں ہے۔

سوال :- کیا عورت پر غسل ہے جب کہ اس کو احتلام ہو؟
جواب :- ام سلیمہ نے رسول اللہ علیہ وسلم کو کہا اے خدا کے رسول

یقیناً اللہ حق سے نہیں شرمانا کیا عورت پر غسل ہے جب اس کو
احتلام ہو۔ آپ نے فرمایا ہاں (لیکن جب پانی دیکھے یعنی منی

کا نشان، تو مسئلہ یہ ہوا کہ عورت یا مرد نیند سے بیدار ہو کر اگر
تری یعنی نشان منی دیکھیں تو ان پر غسل کرنا فرض ہو جاتا ہے۔ اگر

احتلام کی کیفیت انہیں یاد ہو لیکن نشان نہ پائیں تو غسل فرض نہیں
ہوگا اور نہ شک کرنا چاہیے۔

سوال :- کیا جُنُبی عورت کے ساتھ میل جول جائز ہے ؟

جواب :- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن ناپاک نہیں ہوتا (صحیح بخاری) تو اس کا مطلب یہ ہے کہ مومن حقیقتاً نجس اور پلید نہیں ہوتا۔ جنابت نجاست حکمی ہے۔ شریعت (تاتون خدا) نے برائے مصلحت ایک حالت میں حکماً اس پر غسل واجب کیا ہے۔ پس جُنُبی کھانا، اٹھنا، بیٹھنا، اختلاط ارتباط کھانا پینا وغیرہ سب جائز ہے۔

سوال :- کئی عورتیں غسل کے وقت پانی میں کچھ مقدار سونے چاندی یا لوہے کی ڈال کر پھر غسل کرتی ہیں کیا یہ جائز ہے ؟

جواب :- میں نے جو طریقہ غسل آپ کو بتایا ہے وہی طریقہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنایا اور حکم دیا۔ پانی میں سونے چاندی لوہے یا کسی دھات کو ڈال کر غسل کرنا جاہلانہ رسمیں اولیٰ علمی کی باتیں ہیں۔ ان کا اسلام سے کوئی واسطہ نہیں۔

سوال :- حج کے دوران اگر حیض آجائے تو کیا کیا جائے ؟

جواب :- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو حیض آیا تو انہوں نے حج کے تمام کام

کئے سوائے خانہ کعبہ کے طواف اور نماز کے (بخاری) اس حدیث سے وضع ہوتا ہے کہ طواف کعبہ اور نماز کے سوائے تمام ارکان حج حیض کی حالت میں ادا کئے جاسکتے ہیں۔

سوال :- کیا عورت بجاالت حیض سر پر ہندی یا کالا کولاہیر کھریا خضاب یا ہاتھوں پر ہندی لگا سکتی ہے؟

جواب :- ہاتھوں اور سر پر ہندی وغیرہ لگا سکتی ہے۔ نہ لگانے کی کوئی دلیل نہیں۔

باقی رہی بات میسر کھر یا خضاب وغیرہ کی تو اسیں علماء کا اختلاف ہے حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب کوئی سفید بالوں والا مجھ سے ہاتھ پھیلا کر مانگتا ہے تو اس کے ہاتھوں کو خالی ٹوٹاتے ہوئے مجھے شرم آتی ہے۔ ویسے بھی یہ فطرت کو تبدیل کرنے کی ناکام کوشش ہوتی ہے۔ جو لوگ میسر کھر یا خضاب وغیرہ لگاتے ہیں اس کا رنگ ان کی جلد پر بھی چرٹھ جاتا ہے جو کہ بہت عجیب سا لگتا ہے۔ اس لئے میسر کھر اور خضاب وغیرہ سے بچنا بہتر ہے۔

سوال :- عورت زیناف بالوں کی صفائی کے لئے استرہ، سیفی وغیرہ استعمال کر سکتی ہے؟

جواب :- زیناف بال کی صفائی کے لئے استرہ

سینٹی، کریم، بال صفا پور ڈریا صابن جو بھی میسر ہو یا جس میں اُسے آسانی ہو استعمال کر سکتی ہے۔ شریعت میں اس کی کوئی مانعت نہیں ہے۔ جو عورتیں سمجھتی ہیں کہ اُسترہ کے استعمال کرنے والی عورت کا جنازہ بھاری ہو جاتا ہے غلط اور بے ثبوت بات ہے۔

سوال: بیالہ ہوی کی ہم بستری کی ادائیگی کے لئے دن یا رات کی کوئی شرط ہے؟ یا بلب یا ٹیوب کی رکڑن میں صحبت کی جا سکتی ہے؟
جواب:- ہم بستری کی ادائیگی کے لئے دن یا رات کی کوئی

شرط نہیں ہے جس وقت زدیں چاہیں دن ہو یا رات وظیفہ زوجیت ادا کیا جا سکتا ہے کسی قسم کوئی پابندی نہیں۔ بلب یا ٹیوب کی روشنی میں بھی ہم بستری کرنے کی مانعت نہیں ہے۔ بہتر ہے کہ بلب یا ٹیوب بند کر کے ہم بستری کی جائے۔

سوال:- کیا قربت کے وقت زوجین بالکل ننگے ہو سکتے ہیں؟

جواب:- قربت کے وقت بالکل ننگے نہ ہو اگر ہیں بلکہ چادر وغیرہ اوڑھے رہا کریں جیسا کہ ابن ماجہ کی حدیث سے ثابت ہے۔

(خراب: یب السنواں صفحہ ۲۴۳) فقیہ ابواللیث نے بتان میں لکھا ہے کہ تنگے ہونے سے اولاد بے حیا پیدا ہوتی ہے اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بالکل ننگے ہونے سے منع فرمایا ہے۔

سوال :- جماع کے وقت کیا زین آپس میں مصروف گفتگو ہو سکتے ہیں؟

جواب :- بعض علماء فرماتے ہیں کہ جماع کے وقت کلام کرنا ایک قسم کی حسنِ عشرت ہے جس کی ترغیب حدیثوں میں وارد ہوئی ہے (تہذیب نسوان ص ۲۴۷ شاہ جہاں بیگمؒ والیہ بھوپال)

سوال :- کھیتوں اور جنگلوں میں عورتیں رفع حاجت کے لئے ایک دوسرے کے نزدیک بیٹھ جاتی ہیں اور آپس میں گفتگو کرتی رہتی ہیں۔ اس کے لئے کیا حکم ہے

جواب :- ایک دوسرے سے کچھ فاصلہ پر چھپ کر بیٹھنا چاہئے اور آپس میں گفتگو نہ کرنی چاہئے۔ حدیثوں میں اس کی بہت وعید آئی ہے

سوال :- کیا کوئی عورت دوسری عورت کے سامنے برہنہ ہو کر نہا سکتی ہے یا کپڑے بدل سکتی ہے؟

جواب :- عورت کو عورت کے سامنے بلا سبب برہنہ نہیں ہونا چاہئے۔ معاشرہ میں بعض عورتوں میں یہ غلط رواج پڑ گیا ہے کہ وہ ایک دوسرے کے سامنے برہنہ ہو کر نہا لیتی ہیں یا کپڑے تبدیل کر لیتی ہیں۔

سوال :- کیا عورتیں حواک کر سکتی ہیں؟

جواب :- جی ہاں عورتیں بھی مسواک کریں۔ یہ سنت نبویؐ بھی ہے اور اس سے منہ کے اندر کے تمام جراثیم اور بدبو ختم ہو جاتی ہے۔ اسلام نے مسواک کو بہت اہمیت دی ہے۔ ٹوٹھ پیسٹ اور برش کا استعمال انتہائی مہذبہ جس سے گلے اور پیٹ کی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔

سوال: وضو کا مسنون طریقہ بیان فرمائیں۔

جواب :- وضو شروع کرنے سے پہلے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھیں۔ اس کے بعد دونوں ہاتھ ہنچوں تک تین بار دسویں۔ پھر ایک چلوے کر آدھے سے کلی کریں اور آدھا ناک میں ڈالیں اور ناک کو بائیں ہاتھ سے جھاڑیں اور بائیں ہاتھ کی چھنگلی سے صاف کریں۔ پھر ایک چلوے کر آدھے سے کلی کریں اور آدھا ناک میں ڈالیں۔ پھر ایک چلوے کر آدھے سے کلی کریں اور آدھا ناک میں ڈالیں۔

پورے تین چلوؤں سے تین بار کلی کرنا پھر تین چلوؤں سے تین بار ناک میں پانی ڈالنا بھی درست ہے۔ تین بار منہ دونوں کانوں کے درمیان سے اور ماتھے اور تھوڑی کے نیچے تک اچھی طرح دھوئیں پھر دریاں ہاتھ کہنی سمیت اور بایاں ہاتھ بھی کہنی سمیت تین تین بار دھونا چاہیے۔ اگر انگوٹھی، گھڑی یا چوڑیاں پہنی ہوئی ہوں تو ان کو اچھی طرح ہلائیں تاکہ وہ جگہ بھی پانی سے اچھی طرح تر ہو جائے

پھر کا مسح کریں۔ دونوں ہاتھ سر کے اگلے حصے سے شروع کر کے پیچھے
 گدی تک لے جائیں۔ پھر پیچھے سے اسی جگہ لے آئیں جہاں سے شروع
 کیا تھا (بخاری۔ مسلح) پھر کانوں کا مسح اس طرح کریں کہ شہادت
 کی انگلیاں دونوں کانوں کے سوراخوں میں ڈال کر کانوں کی پیٹھ پر
 انگوٹھوں کے ساتھ مسح کریں (کانوں کے نیچے سے اوپر تک، کانوں
 کے مسح کے لئے پانی نیا لیں)۔ (بلوغ المرام باب الوضوء)
 گردن کا مسح پھلی طرف احادیث میں نہیں آیا۔ اس لئے بدعت ہے۔

سر کا مسح کرتے وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ہاتھوں
 کو گدی تک لے باتے تھے اور گدی سر کا پچھلا حصہ ہوتا
 ہے۔ سر کا مسح صرف ایک بار کرنا چاہیے۔

پھر اپنا دایاں پاؤں ٹخنوں سمیت تین بار دھوئیں اور بائیں
 پاؤں بھی ٹخنوں سمیت تین بار دھوئیں۔ (بخاری شریف) اور پاؤں
 کی انگلیوں کا اچھی طرح غلال کریں تاکہ انگلیوں کے درمیان کی
 جگہ پانی سے تر ہو جائے۔ (مشکوٰۃ)

وضو کے درمیان کسی قسم کا درو یا کوئی تلوت نہیں پڑھنی چاہیے۔
 حدیث میں ہے کہ کامل اور سنوار کر سنون وضو کرنے سے آدمی پورے
 طور پر گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے (رواہ مالک و سنائی) وضو

کے بعد۔
 أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ
 لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

در صحیح مسلم

ترجمہ: ”میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں
 وہ اکیلا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتی ہوں کہ محمد
 اس کا بندہ اور رسول اُس کا ہے“ اور پھر:-

اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَابِينَ وَاجْعَلْنِي
 مِنَ الْمُتَطَهِّرِينَ (ترمذی)

ترجمہ:- اے اللہ کرم مجھے توبہ کرنے والوں سے اور کرم مجھے باطن
 کی طہارت کرنے والوں سے۔ پڑھنا چاہیے۔

نوٹ | ۱:- وضو کے اعضاء کا دو بار اور ایک ایک بار دھونا
 بھی آیا ہے۔ اعضاء کا تین بار دھونا افضل ہے۔ اس
 سے وضو کامل ہو جاتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ
 کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا عمل کثرت سے اسی پر رہا ہے۔ دو
 دو بار یا ایک ایک بار دھونا جواز کے لئے ہے۔

۲:- جو شخص تین تین بار دھوے اور زیادہ کرے اس نے بڑا کیا

دیکھو کہ ترکِ سنت کیا، اور تعدی کی دیکھو کہ سنت کی حد سے تجاوز کیا اور ظلم کیا، اپنی جان پر رسولِ خدا کی مخالفت کر کے۔

(رواہ نسائی وابن ماجہ)

۳۔ بیٹ کر سو جانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے یا شرعاً ٹوٹنے کے حکم میں ہو جاتا ہے۔ بیٹھے بیٹھے سو جانے اور اٹھنے سے دلخیر تکبیر لگاتے یا وضو نہیں ٹوٹتا (بلوغ المرام) اگر دیوار وغیرہ سے تکبیر لگا کر یا کر ڈٹ وغیرہ پر سو جاتے تو وضو ٹوٹ جائے گا۔

۴۔ غشی اور بے ہوشی خواہ کسی نشی چیز سے ہو، نیند سے ہو یا مرض سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ ہوش آنے پر وضو کھڑکے نماز پڑھنی ہوگی۔

۵۔ پاخانہ اور پیشاب سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ استحاضہ سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ ہوا خارج کرنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

سوال :- تیمم کب کیا جاتا ہے؟

جواب :- جب پانی تڑپے یا پانی کے مقام تک پہنچنے پر نماز کے فوت ہو جانے کا ڈر ہو یا وضو سے مرض کی زیادتی کا خوف ہو یا پانی حاصل کرنے میں یا استعمال کھڑکے میں جان کا ڈر ہو یا زیادتی مرض کا خطرہ ہو تو ایسی صورتوں میں تیمم ہو سکتا ہے خواہ یہ موانع برسوں قائم رہیں تیمم بھی بدستور رہے گا۔ جن وجوہات سے وضو ٹوٹ جاتا

ہے تیمم بھی ٹوٹ جاتا ہے۔ مختم، حائض اور نفاس والی عورتیں بھی بوقت ضرورت تیمم وغیرہ کر کے نماز پڑھ سکتی ہیں۔ اس لئے کہ تیمم عذر کی حالت میں وضو اور غسل دونوں کے قائم مقام ہے۔

سوال :- تیمم کس چیز سے کیا جاتا ہے اور اس کا طریقہ کیا ہے؟

جواب :- تیمم کا طریقہ یہ ہے کہ بسم اللہ پڑھ کر دونوں ہاتھ پاک مٹی پر مارنے چاہئیں پھر پھونک مار کر منہ پر تلے اور پھر دونوں ہاتھوں پر بس تیمم ہو گیا۔ تیمم پاک مٹی سے کرنا چاہیے۔ کپڑے، پتھر، لکڑی، لوہے اور کوتلے پر تیمم جائز نہیں۔ اگر کپڑے یا پتھر وغیرہ پر مٹی ہو تو اس مٹی سے تیمم ہو سکتا ہے۔ ایک تیمم سے وغنولی طرح کئی نمازیں پڑھی جاسکتی ہیں۔ کیونکہ تیمم کرنے والا پورا پورا متوضی کے حکم میں ہو جاتا ہے۔

سوال :- جرابیں اوننی ہوں یا سوتی ان پر مسح کیا جاسکتا ہے؟

جواب :- جرابیں اوننی ہو یا سوتی ان پر مسح کرنا جائز ہے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موزوں اور جرابوں پر مسح کیا کرتے تھے (طبرانی) پادوں جس چیز سے ملفوف ہوں۔ اس پر مسح کیا جاسکتا ہے۔ خواہ وہ چمڑے کے موزے

ہوں یا کپڑے وغیرہ کی جبرائیں۔

سوال :- مسح کا طریق کیا ہے ؟

جواب :- پانچوں انگلیاں دائیں اور بائیں ہاتھ کی ترکر کے پاؤں کے پنجوں سے شروع کر کے ٹخنوں کے اوپر تک کھینچ لے جائیں

سوال :- مقیم اور مسافر کے لئے مسح کرنے کی مدت بیان فرمائیں؟

جواب :- مقیم عورت کے لئے مسح کی مدت ایک دن اور ایک

رات تک ہے۔ یعنی ایک دن اور ایک رات وضو میں بغیر پاؤں

دھوئے مسح سے ہی نمازیں پڑھ سکتی ہیں

اور مسافر تین دن اور تین راتوں تک اپنی نمازوں کے وضو

میں پاؤں دھونے کی بجائے مسح کر سکتی ہیں۔

سوال :- مدت مسح کی ابتداء کب سے شروع ہوتی ہے؟

جواب :- مسح کی ابتداء اس وقت شروع ہوتی ہے۔ جب وضو

لوٹے مثلاً ایک عورت نے ظہر کے وقت وضو کیا اور وضو میں

پاؤں دھو کر موزے یا جبرائیں پہن لیں۔ دوسرے دن اسی نماز کے

وقت پھر موزے یا جبرائیں اتار کر مسح کرے گی۔

سوال :- نواقص مسح کیا ہیں ؟

جواب :- جن چیزوں سے وضو لوٹ جاتا ہے۔ مسح بھی اُن سے لوٹ جاتا ہے یعنی وضو کے نواقص ہی مسح کے نواقص ہیں۔

جنی ہونا مسح کی مدت کو ختم کر دیتا ہے۔ غسلِ جنابت کے لئے موزے جرابیں اتارنی چاہئیں۔ بول، برازا اور نیند کے بعد موزے نہیں اتارنے چاہئیں اور مدتِ معین تک مسح کر سکتی ہیں

سوال :- اذان کا جواب کس طرح دیا جائے اور اس کی کیا فضیلت ہے؟

جواب :- اذان کو سُننا چاہیے اور اذان کا جواب دینا چاہیے جس طرح مؤذن کہے سننے والی اسی طرح آہستہ کہنی جائے۔ مگر جب مؤذن حَمَى عَلَى الصَّلَاةِ کہے پس کہے سننے والی لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ - اور جب مؤذن حَمَى عَلَى الصَّلَاةِ کہے تو اس کے جواب میں بھی لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ کہنا چاہیے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :-

صدق دل سے اذان کا جواب دینے والی بہشت میں جائے گی۔ جب اذان کی آواز آئے تو سب کو خاموش ہو جانا چاہیے اور اذان کا جواب دینا چاہیے۔ محدثِ جنی عورتیں ماتنس اور مستحاضہ بھی جواب دیں۔

سوال :- جب اذان ختم ہو جائے تو کیا پڑھنا چاہیے ؟

جواب :- جب اذان ختم کرے تو عورتوں کو چاہیے کہ وہ ایک

بار درود شریف ابراہیمی پڑھے اور دُعا اللّٰهُمَّ رَبِّ

هٰذِهِ الدَّعْوَةُ السَّامِيَّةُ وَالصَّلَاةُ الْقَائِمَةُ اَتِ

مُحَمَّدَ نِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفُضَيْلَةَ وَ الْبَعْثَةَ مَقَامًا

مُحَمَّدَا نِ الَّذِي وَعَدْتَهُ۔ (بخاری)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اذان ختم ہونے پر

پڑھے یہ دُعا تو واجب ہو جاتی ہے۔ اس کے لئے قیامت کے

دن شفاعت میری (رداء البنادی)

سوال :- کیا عورت اذان کہہ سکتی ہے ؟

جواب :- عورت اذان نہ کہے کیونکہ اس کی آواز ستر ہے۔

(تعلیم الصلوة محدث دہلی)

سوال :- نمازوں کی رکعتوں کی تعداد کتنی ہے ؟

جواب :- خماز فجر :- پہلے دو سنتیں پھر دو فرض (نماز فجر

کی چار رکعتیں ہوئیں)

نماز ظہر :- پہلے چار سنتیں پھر چار فرض پھر دو سنتیں

نماز ظہر دس رکعت ہوئیں۔

نمازِ عصر :- چار رکعتیں۔

نمازِ مغرب :- تین فرض پھر دو سنتیں نمازِ مغرب

پانچ رکعت ہوتیں)

نمازِ عشاء :- چار فرض اور دو سنتیں ایک یا تین وتر
نمازِ عشاء رات یا نو رکعت ہوتی۔

انفل خوشی کی عبادت ہے جتنے نقل پڑھنا چاہیں پڑھ
سکتی ہیں۔

سوال :- اگر نماز سے پہلے نیت باندھنا ضروری ہے تو اس کا کیا
طریقہ ہے۔

جواب :- جی ہاں نماز شروع کرنے سے پہلے نماز کی نیت کرنا
ضروری ہے جب نیت ہی نہیں ہوگی تو نماز کیسے ہوگی۔

نیت کا تعلق دل سے ہے زبان سے نہیں۔ دل کے ارادے

کو ہی نیت کہتے ہیں۔ زبان سے الفاظ دہرانے کی ضرورت نہیں کیونکہ

زبان سے الفاظ دہرانا تو اترا کہلاتا ہے۔ جو عورتیں اللہ اکبر سے

پہلے نیت کے الفاظ زبان سے کہتی ہیں ان کا کوئی ثبوت نہیں بلکہ

وہ بدعت ہے نہ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے نہ صحابہ کرام سے

خود کریں کہ ساری نماز تو عربی زبان میں اور نیت پنجابی یا دوسری زبان میں نیت کا صحیح طریقہ یہ ہے۔ جب نماز ادا کرنے لگیں تو دل میں یہ ارادہ کریں کہ مجھے فرض ادا کرنے میں یا سنتیں یا نفل دو رکعت پڑھنی ہیں یا چار سوال :- نماز پڑھنے کا طریقہ تحریر کریں ؟

جواب :- بعد نیت نماز کے لئے اس طرح کھڑی ہوں کہ پاؤں اور کندھوں کا فاصلہ برابر ہو۔ نظر پاؤں کی جگہ رہے تو بہتر اگر پاؤں سے ہٹ جائے تو سجدہ کی جگہ سے آگے نہیں بڑھنی چاہیے اور اپنے دل کو پورا خدا کی طرف متوجہ کرے۔ پھر اللہ اکبر کہہ کر نماز کی نیت باندھے اور انگلیوں کو کشادہ رکھ کر پھیلیوں کو قبلہ رخ کر کے کانوں تک یا کندھوں تک دونوں ہاتھ اٹھائے پھر بائیں ہاتھ نیچے اور دائیں ہاتھ اوپر سینہ پر باندھے (نمازیں دیاں ہاتھ بائیں کلائی پر رکھیں۔ بخاری)۔

پھر آہستہ اللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ الْجَنَّةِ يَا سَمِيْعًا
اللّٰهُمَّ پڑھیں۔ اس کے بعد اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ
الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ پڑھے پھر بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ
الرَّحِيْمِ پڑھے الحمد شریف پڑھیں۔ سورہ فاتحہ کے خاتمہ پر

آمین کہنا سنت ہے۔ امام کئے پیچھے ہو یا خود امام ہو تو جہسری نمازوں میں آمین اونچی آواز سے اور آہستہ نمازوں میں آہستہ کہے۔ اس کے بعد جو منی سورت یاد ہو پڑھے۔ اگر ہمیشہ قل ہو اللہ احد الایتہ پر ہی اکتفا کرے تو بھی کوئی حرج نہیں بلکہ دو رکعتوں یا تیرا زیادہ میں اسی سورۃ کو مکرر پڑھنا بھی جائز ہے (مشکوٰۃ) اس کے بعد اللہ اکبر کہتی ہوئی ہاتھ اٹھائے جیسے کہ تکبیر تحریرہ کے وقت اٹھائے تھے اور رکوع میں چلی جائے۔ مگر کو ابھی طرح چھکائے رکوع میں سر بہت نیچا نہ کرے نہ اونچا کرے بلکہ مگر کے برابر سیدھا رکھے۔ دونوں ہاتھوں کو گھٹنوں پر ابھی طرح جگہ دے۔ انگلیوں کو کشادہ رکھے اور کہنیوں کو پہلوؤں سے دُور کر کے اس طرح تن کر رکھے کہ گویا بیٹھکمان ہے اور ہاتھ تندی، رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّكَ الْعَظِيمِ کم از کم تین مرتبہ یا زیادہ نو مرتبہ پڑھے پھر سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہہ کر سر اٹھائے اور بدستور سابق رفع الیدین کرے (دونوں ہاتھ اٹھائے) اور سیدھی کھڑی ہو جائے اور یہ دعا پڑھے:-

رَبِّنا وَلكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ

پھر اس کے بعد اللہ اکبر کہہ کر سجدہ کو جائے۔ سجدہ میں جاتے وقت پہلے گھٹنے زمین پر رکھنے چاہئیں، پھر ہاتھ اور پیشانی زمین پر رکھنی چاہیے اور ناک بھی۔ (دبیر رحی) سجدے میں دونوں ہاتھ کندھوں کے برابر رکھے۔ سجدہ میں ہاتھوں کی انگلیاں ملا کر رکھیں اور پاؤں کی انگلیوں کے سرے قبلے کی طرف مڑے ہوئے ہوں اور پاؤں بھی دونوں کھڑے رکھیں۔ سجدے میں سینہ، پیٹ اور رانیں زمین سے اونچی رکھیں پیٹ کو رانوں سے اور رانوں کو پنڈلیوں سے جدا رکھیں اور دونوں ران بھی ایک دوسری سے الگ الگ رکھیں۔ سجدے میں کہنیوں کو نہ تو زمین پر ٹکائیں نہ جسم سے ملائیں بلکہ زمین سے اونچی جسم سے الگ کشادہ رکھیں۔ (بخاری شریف) اور سر میں یعنی جوڑے پاؤں سے اٹھے ہوئے ہوں۔

بہت عورتیں سجدہ میں بازو بچھا لیتی ہیں اور پیٹ کو رانوں سے ملا کر رکھتی ہیں اور دونوں قدموں کو بھی زمین پر چڑھانہیں کرتیں۔ یہ طریق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان اور سنت پاک کے خلاف ہے۔

۲۔ بعض علماء کے نزدیک اس میں اختیار ہے کہ سجدہ کو جائے

ہوئے ہاتھ پئے ٹکائے یا گھٹنے مگر راجح یہی ہے کہ پہلے ہاتھ زمین پر ٹکائے۔ (زمین پر پہلے گھٹنے ٹکانا بھی احادیث میں آیا ہے)

سجدے میں سبحان ربی الاعلیٰ تین مرتبہ یا ۹ مرتبہ کہے۔ پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے سجدہ سے سر اٹھائے اور دونوں ہاتھ دونوں رانوں پر یا گھٹنوں پر رکھے۔ بایاں پاؤں بچھا کر اس کے اوپر بیٹھ جائے اور دایاں پاؤں انگلیوں کے بل کھڑا کر کے انگلیوں کو قبلہ رخ موڑے اور بیٹھ کر یہ دعا پڑھے۔

اللَّهُمَّ اِنِّیْ فَرَلْتُ وَاذْحَبْتُ وَاذْبَنْتُ وَاذْبَنْتُ
وَاذْبَنْتُ وَاذْبَنْتُ وَاذْبَنْتُ پھر اللہ اکبر کہتی

ہوئی یہ ستورہ سابقہ دوسرا سجدہ کرے اور سبحان ربی

الاعلیٰ تین مرتبہ یا نو مرتبہ سجدہ میں پڑھے۔ پھر دوسرے سجدہ سے اللہ اکبر کہتی ہوئی سر اٹھا کر بیٹھ جائے۔ اس بیٹھنے کی کیفیت وہی ہے جو پہلے سجدہ

کی ہے اس بیٹھنے کا نام جلسہ استراحت ہے۔ اس کے بعد دوسری

رکعت کے لئے کھڑی ہو۔ دونوں پاؤں کے اگلے حصوں کے بل

زمین پر ہاتھ رکھ کر زمین پر ایڑیاں لگائے بغیر کھڑے ہونا

چاہیے۔ ہاں بوڑھی اور کمزور کو زمین پر ہاتھ ٹیکنے کی اجازت ہے

اور اگر مجبوراً کمزوری کی وجہ سے ایڑیاں بھی زمین پر لگانا

ختم کر کے کھڑا دیں۔ یہ قعدہ اولی ہو گیا۔

پھر تیسری رکعت کے لئے کھڑی ہو تو اللہ اکبر کہتے ہوئے اٹھے رفع الیدین کرے (دونوں ہاتھ اٹھاتے) اس رکعت کے شروع میں بھی دوسری رکعت کی طرح اللہم بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ ذُرِّيَّتَهُمْ إِنَّكَ أَجَدُّ عَلِيمٌ نہ پڑھے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھ کر الحمد شروع کرے تیسری رکعت کے دو سجدے سے فارغ ہو کر جلسہ استراحت کر کے چوتھی رکعت کے لئے کھڑی ہو۔ جیسے دوسری رکعت کے لئے اٹھے کے وقت کیا تھا۔ پھر چوتھی رکعت پڑھے۔ اس میں اللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ ذُرِّيَّتَهُمْ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھ کر الحمد شروع کرے جب چوتھی رکعت دوسرے سجدے سے فارغ ہو تو قعدہ اولیٰ کی طرح بیٹھے مگر دونوں پاؤں دائیں طرف نکال کر مقعد (سمرین) پر بیٹھ جائے تو یہ جائز ہے اور اگر بائیں پاؤں دائیں طرف نکال دے اور دائیں پاؤں قعدہ اولیٰ کی طرح کھڑا رکھے تو زیادہ بہتر ہے مگر دونوں صورتوں میں مقعد پر بیٹھنا چاہیے۔

اس قعدہ میں پہلے تشهد (التحیات اللہ) پھر درود شریف اور دعا پڑھ کر پہلے دائیں طرف منہ پھیر کر السلام علیکم درختہ اللہ

کہے۔ پھر بائیں طرف منہ پھیر کر السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہے۔

۱:- تیسری اور چوتھی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد

اگر چاہیں تو کوئی سورت ملا کر بھی پڑھ سکتی ہیں جیسے

پہلی رکعت یا دوسری رکعت کو پڑھا تھا (قرۃ عینی)

۲:- اگر کوئی فاتحہ کے بعد کوئی اور سورت نہ ملائے خواہ پہلی

دو رکعتوں میں خواہ پچھلی دو رکعتوں میں تو بھی نماز ہو جائے گی

مگر پہلی دو رکعت میں ملانے کو پچھلیوں کی نسبت کسی قدر اہمیت

ہے اس لئے کوشش کرے کہ ترک نہ ہو۔

۳:- اگر فاتحہ نہ پڑھے تو نماز نہیں ہوگی خواہ امام ہو۔ فقہاء یہ مویا کہیں

ہو نماز خواہ سری ہو یا جبری مقتدیہ جبری نماز میں فاتحہ کے سوا کچھ

نہ پڑھے۔ ہاں چار رکعت والی یا تین رکعت والی نماز میں تری رکعتوں

میں سورت طائی چاہے تو ملا سکتی ہے مگر فاتحہ ہر سورت

میں ضروری ہے۔

۴:- دو رکعت والی نماز میں ایک ہی قعدہ ہوتا ہے

اس میں تشہد، درود شریف اور دعا قندہ ثانیہ کی طرح پڑھے

۵:- سلام پھیرنے کے بعد اللہ اکبر ایک مرتبہ پھر استغفر اللہ

تین مرتبہ پڑھے۔

۶ :- نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :-
 سَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُوْنَ فِيْ اَصْلَابِ دِيْمَاغِ النَّبِيِّ
 پڑھو نماز (اے میری امت) جس طرح دیکھتے ہو تم کہ میں
 نماز پڑھتا ہوں یعنی ہو بہو میرے طریقے کچھ طاؤس، سب، عورتیں
 اور مرد نماز پڑھیں۔

۷ :- اُمّ المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا مردوں کی طرف
 نماز پڑھا کرتی تھیں۔ (تعلیم الصلوٰۃ)

سوال :- تعداد رکعت کے شک پر سجدہ بہر ہو یا نہیں ؟
 جواب :- جس کو نماز میں شک پڑے کہ اس نے ایک رکعت
 پڑھی ہے یا دو تو وہ اس کو ایک رکعت یقین کرے۔ اگر شک ہو
 دو پڑھی یا تین تو دو رکعت پر یقین کرے۔ اگر شک ہو کہ تین پڑھی
 یا چار تو تین پر یقین کرے اور پھر قعدہ آخری میں سلام پھرنے سے
 پہلے دو سجدے سہو کے کرے۔ (مسند احمد)

سوال :- چار کی جگہ پانچ رکعت پڑھ لے تو کیا کرے ؟
 جواب :- ایسی صورت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کے
 بعد دو سجدے کئے۔ (بخاری و مسلم)

سوال :- التحیات بیٹھنے کی بجائے کھڑا ہونے پر سجدہ سہو کرے یا نہ؟

جواب :- جو عورت شک کے باعث قعدہ ادلیٰ میں بیٹھنے کی بجائے سیدھی کھڑی ہو جائے تو وہ قبل سلام دو سجدے کرے اور اگر پوری کھڑی نہ ہو تو قعدہ میں بیٹھ جائے تو اس پر سجدہ سہو لازم نہیں آتا۔ (الوداؤد، ابن ماجہ، دارقطنی)

سجدہ سہو سلام سے پہلے یا بعد کا ذکر تو احادیث میں ملاحظہ فرمائیے لیکن صرف ایک ہی طرف سلام پھیر کر سجدہ سہو کرنا سنت سے ثابت نہیں۔ (صلوٰۃ الرسول)

سوال :- جو چار رکعت کی جگہ تین پڑھ کر سلام پھیر دے تو معلوم ہونے پر کیا کرے؟

جواب :- جب معلوم ہو جائے کہ میں نے تین رکعت پڑھی ہیں تو وہ خواہ اٹھ کر کسی اور جگہ چلی جائے یا بائیں بھی کرے تو پھر بھی ایک رکعت ہی جو رہ گئی تھی پڑھ کر سجدہ سہو کر کے سلام پھیرے۔ اس کو ساری نماز پڑھنے کی ضرورت نہیں اور سلام پھیر کر بائیں وغیرہ کرنے کے بعد اور یاد آنے پر سجدہ سہو کرنا چاہئے تو سلام

کے بعد کمرے اور پھر سلام پھیر کر نماز سے فارغ ہو۔

سجدہ سہو تو بالعموم سلام سے پہلے ہی کرنا چاہیے، لیکن اگر نماز سے فارغ ہو کر باتیں کر چکیں پھر نقصان نماز یاد آنے پر جب سجدہ سہو کرنے لگیں تو اس سجدے کو یہ پھر سلام پھیر کر نماز سے فارغ ہوں۔

سوال :- سجدہ سہو کا طریقہ کیا ہے ؟

جواب :- قعدہ آخری میں تشہد درود اور دعا پڑھنے کے بعد اللہ اکبر کہہ کر سجدہ میں جاتیں۔ پھر اٹھ کر جلسے میں بیٹھ کر دوسرا سجدہ کریں اور پھر اٹھ کر سلام پھیر کر نماز سے فارغ ہوں۔

سوال :- آپ یہ بتائیں کہ عورتیں مسجد میں انتظام نہ ہونے کی صورت میں گھر پر یا کسی اور جگہ نماز باجماعت ادا کر سکتی ہیں یا نہیں ؟

جواب :- عورتیں گھر میں نماز باجماعت ادا کر سکتی ہیں جیسا کہ ابو داؤد کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اُمّ ورتہ رضی اللہ عنہا کو حکم دیا کہ وہ اپنے محلے والیوں کی امامت کریں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بھی عورتوں کی

امامت کراہیں مگر امامت کرانے والی عورت کو مرد کی طرح صفت سے آگے بڑھ کر امامت نہیں کرانی چاہیے بلکہ پہلی صفت کے درمیان میں کھڑی ہو کر امامت کرائے۔

سوال: کیا عورتیں تراویح، نماز جمعہ وغیرہ پڑھنے کے لئے مسجد جاسکتی ہیں؟

جواب: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تمہاری عورتیں مسجد کی طرف جانے کی اجازت مانگیں (تراویح، نماز جمعہ وغیرہ پڑھنے کے لئے) پس ہرگز نہ منع کرو اس کو۔ (بخاری، مسلم) جس مسجد میں کوئی عالم خالص قرآن اور حدیث بیان کرتا ہو تو ان حالات میں مستورات کو مسجد میں جانے کی اجازت دینی چاہیے۔ ورنہ ان کے گھر نماز کے لئے بہتر ہیں۔ (ابو داؤد)

سوال: اگر کوئی جمعہ کے خطبہ کے دوران آئے تو کیا کھڑے؟

جواب: تو دو رکعت مختصر قرأت کے ساتھ پڑھ کر بیٹھیں۔ دوران خطبہ کسی قسم کی بات کرنی جائز نہیں۔ خاموشی سے خطبہ سننا چاہیے۔ کیونکہ خطبہ جمعہ المبارک دور کتوں کے قائم مقام ہے

سوال :- جمعہ کے بعد کتنی سنتیں ہیں ؟

جواب :- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر جا کر دو سنتیں پڑھتے تھے (بخاری، مسلم) جمعہ کے بعد چار سنتیں پڑھنے کو بھی فرمایا۔ پس چاہے کوئی دو پڑھے چاہے چار۔
سنتوں اور نفلوں کا گھر پڑھنا افضل ہے اور مسجد میں جائز۔

سوال :- جس کو جمعہ کی ایک رکعت ملے وہ کیا کرے ؟

جواب :- وہ دوسری ساتھ ملا لے۔ اس کا جمعہ ہو جائے گا اور جس کو ایک رکعت بھی نہ ملے وہ ظہر کی نماز پڑھ لے۔

سوال :- نماز قصر کتنی مسافت پر اور کتنے دن پڑھنی جائز ہے

جواب :- نماز قصر کے لئے کم از کم نو کوس یا (نو میل) ہے۔ نو کوس جانا ہو خواہ پیادہ یا سواری (ریل وغیرہ) پر تو اپنے گاؤں یا شہر کی حدود سے نکلتے ہی دو گانہ شروع کر دے۔ اگر سفر میں کسی جگہ تین دن یا تین دن سے کم قیام کی نیت ہو تو دو گانہ پڑھے اگر تردد ہو پھر خواہ کتنے دن لگ جائیں دو گانہ پڑھ سکتی ہیں۔
رقلیو الصلوات

بعض ائمہ رتے تین دن قیام میں قصر جائز رکھتی ہے

فجر اور مغرب میں قصر نہیں ہے۔ سفر میں ظہر، عصر اور
عشا کی چار چار رکعت کو دو دو رکعت پڑھنا قصر ہے۔ دوران
سفر ظہر اور عصر، مغرب اور عشاء کو جمع کر کے پڑھنا
بھی جائز ہے۔ (بخاری) سفر میں سنتیں، نفل سب معاف
ہیں مگر سفر میں وتر سنت ہیں۔ (صلوٰۃ الرسول) محدث۔
روپڑی نے لکھا ہے کہ مغرب اور فجر کی سنتوں کے سوا باقی سنتیں،
معاذ ہیں۔ (تعلیقہ الصلوٰۃ)

سوال :- کیا عورتیں عیدین کی نماز مردوں کے ساتھ
عید گاہ میں پڑھیں یا مسجد اور گھر میں ہی ادا کر لیں ؟
جواب :- عیدین کی نماز گھر پر ادا نہیں کی جاسکتی۔ بارش ہو
رہی ہو تو مسجد میں بھی پڑھی جاسکتی ہے۔ ورنہ عید گاہ میں
پڑھنی چاہیے۔ عورتوں کے بارے میں حدیث ہے کہ حضرت
اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ہم کو حکم دیا گیا کہ ہم عورتوں کو
گھروں سے نکالیں حتیٰ کہ حیض والیوں اور پردے والیوں
کو بھی دونوں عیدوں (عید الفطر اور عید الاضحیٰ)
میں تاکہ حاضر ہوں مسلمانوں کی جماعت میں اور دُعا میں

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ الگے میں جو حیض سے ہیں نماز والیوں سے (یعنی نماز ادا نہ کریں) لیکن دعا اور تہجد میں شامل ہوں تاکہ اللہ کی رحمت اور بخشش میں حصہ پاتیں۔ ایک عورت نے عرض کیا کہ اگر کسی کے پاس چادر نہ ہو رپردہ کرنے کے لئے، تو وہ کیا کرے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ کسی چادر والی کے ساتھ ہولے تاکہ وہ اپنی چادر اس کو بھی اوڑھادے۔ تو ثابت ہوا کہ عورتوں کو بھی ضرور عید گاہ میں جا کر نماز عیدین ادا کرنی چاہیے خواہ وہ حیض کی حالت میں کیوں نہ ہو۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق عید گاہ میں جائے۔ تکبیرات پڑھے خطبہ سُنئے اور دعا مانگے مگر نماز ادا نہ کرے۔ مگر آجکل ہمارے ہاں عورتوں کو عید گاہ کی طرف جانے نہیں دیا جاتا۔ کتنے افسوس کا مقام ہے کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہو اور ہم جیل و محبت سے کام لیں۔

سوال :- اکثر دیھاگیب ہے کہ جب کسی عورت کی شادی کے دن مستہ رکھتے جاتے ہیں تو اس کو۔ تو ایسے کہیں جانے دیا جاتا ہے حتیٰ کہ غسل کے سوا کچھ نہیں ہاں آگے نہیں ہاںے دیا

جاتا جب تک کہ اس کو کسی دھات (دلو، تانبا یا سلور وغیرہ) کی انگوٹھی یا کوئی تعویذ نہ پہنایا جائے۔ کیا ایسا کرنا درست ہے؟

جواب :- یہ سب کام ہندو آنہ ہیں۔ اسلام اس بات کی بالکل اجازت نہیں دیتا۔ ایسے کام یا تو غیر مسلم کرتے ہیں یا وہ لوگ جو بہت زیادہ توہم پرست ہوتے ہیں۔ اگر کوئی مسلمان ہوتے ہوئے بھی ایسے کام کرتا ہے تو وہ مسلمانوں میں ہندوؤں کی رسموں کو اجب کر کرتے ہیں جس کے لئے انہیں اللہ کی بارگاہ میں جواب دینا ہوگا۔

سوال :- نکاح کے وقت دلہن کو ڈہا کی طرح کلھے کیوں نہیں پڑھتا جانتے؟

جواب :- آپ کتب احادیث کا ذخیرہ اٹھا کر دیکھ لیں نہ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی صحابی رضی اللہ عنہ کے نکاح کے وقت اور نہ ہی کسی صحابی رضی اللہ عنہ نے دوسرے صحابی رضی اللہ عنہ کا نکاح پڑھانے ہوئے اور نہ ہی کسی تابعی نے کسی کا نکاح پڑھانے ہوئے ڈہا کو کلھے پڑھائے۔ یہ ایک بدعت ہے جو کہ بعد میں رائج ہوئی۔ ڈہا

یاد رہن کو کلمے پڑھانے کا دُور تک بھی واسطہ نہیں کسی بھی مسلمان
خاندان کے افراد پر ایک لمحہ کے لئے بھی نہیں سوچیں گے کہ ان کی
ہیں، بیسی کا نکاح کسی غیر مسلم مرد سے کیا جا رہا ہے۔ کلمے تو غیر
مسلم کو مسلمان بنانے کے لئے پڑھائے جاتے ہیں نہ کہ نکاح کے
وقت مسلمانوں کو ہی پڑھانے شروع کر دیں اور اگر آپ
دیکھیں تو نکاح جیسی عظیم سنت صرف مسلمانوں ہی میں ہے غیر
مسلموں میں شادی بیاہ کے لئے دوسرے طریقے ہیں۔

سوال :- مہر کی رستم کے بارے میں بتائیں کہ شریعت نے اس
کی حد کتنی مقرر کی ہے اور کیا مہر کی رقم سے زکوٰۃ ادا
کی جائے گی۔

جواب :- شریعت نے مہر کی رستم کہیں بھی مقرر نہیں کی جو
لوگ کہتے ہیں کہ تیس روپے چار آنے شریعت نے مقرر کی ہے وہ
غلط کہتے ہیں۔ ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک
عورت حاضر ہوئی اپنے ساتھ نکاح کی دعوت دی۔ مگر آپ
صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے۔ (مطلب انکار تھا)۔ ایک
صحابی رضی اللہ عنہ نے عرض کی اے اللہ کے رسول میں اس

سے نکاح کے لئے تیار ہوں۔ وہ عورت بھی راضی ہوگئی تو آپ نے فرمایا تیرے پاس کچھ ہے مہر ادا کرنے کے لئے تو اس صحابی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کچھ بھی نہیں۔ آپ نے فرمایا! کوئی تو ہے کی انگوٹھی وغیرہ۔ جب جواب انکار میں آیا تو فرمایا کہ میں تیرے مہر میں قرآن مجید کی فلاں فلاں سوتیں مقرر کرتا ہوں کہ تو اس کو یاد کرا دے۔ یہی تیسرا مہر ہوگا اس حدیث سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ مہر کی رسم کا نین صرف رُہا کی مالی حالت کے مطابق ہوگا چاہے جتنا بھی ہو۔

بتنا مسترد ہو گا وہ خاوند کے ذمہ واجب الادا ہوگا مہر کی رقم سے زکوٰۃ کا مسئلہ یہ ہے کہ اگر خاوند نے مہر ادا کر دیا ہے اور وہ رقم نصاب زکوٰۃ میں آتی ہے اور وہ سال بھر جمع پڑی رہے تو اس پر زکوٰۃ فرض ہوگی۔ اگر عورت نے اپنی ضروریات میں سال گزرنے سے پہلے ہی خرچ کر لی تو اس پر زکوٰۃ نہیں ہوگی۔

www.KitaboSunnat.com

سوال :- جہیز کے بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے تفصیل سے بتائیں؟
جواب :- بیوں کے سردار خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نے

اپنی پیاری بیٹی فخر النساء قاتلون جنت عورتوں کی سردار حضرت
فاطمہ رضی اللہ عنہا کو جو سامان رخصتی کے وقت دیا وہ صرف اس
وجہ سے تھا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس گھر میں کوئی چیز
موجود نہ تھی۔ اس لئے ضروری اشیاء ہی دی گئیں۔ آپ جب
احادیث کا مطالعہ کرتے ہیں۔ آپ کو ایسے سامان کی بالکل مختصر
چند ایک چیزیں ملیں گی جو اللہ کے رسولؐ نے اپنی بیٹی کو دیں۔
حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے علاوہ نہ تو کسی بیٹی کو آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے جہیز دیا نہ ہی کسی صحابی نے اپنی بیٹی کو رخصتی
کے وقت دیا۔ جو لوگ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے جہیز کی بات
کرتے ہیں۔ ان کے لئے صرف یہی وضاحت کافی ہے کہ شادی کے
وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ کے گھر میں استعمال کے برتن تک
موجود نہ تھے۔ اس لئے ان کی ذرہ سر و خت کر کے اس رقم سے
ضروری برتن خریدے گئے اور کچھ تھوڑا سا ضروری استعمال
کا سامان نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا۔ اس کو جہیز کی دلیل بنانا
جائز نہیں ہے ان لوگوں سے میں پوچھتا ہوں کہ کیا اللہ کے رسول صلی
علیہ وسلم نے حضرت فاطمہؑ کے سوا کسی دوسری بیٹی کو بھی سامان

دیا یا انہی سے باقی نہ اپنے پیسے کو رخصت کرتے وقت مرد جو
جہیز دیا ہو

اسلام میں تو جہیز کا در تک بھی تصور نہیں ملتا ہاں جہیز جیسی
لعنت کا رواج ہندوؤں میں ہے۔ وہ اپنی بیٹیوں کو رخصتی کے وقت
جہیز تو دیتے ہیں مگر وراثت نہیں دیتے۔ اسی طرح اسلام میں
عورت کے لئے وراثت ہے جہیز نہیں ہے۔ (مرد و جہیز)

افسوس کہ آج کل مسلمانوں نے بھی ہندوؤں کی رسموں کو اپنا لیا۔
اگر احادیث کا مطالعہ کیا جائے تو یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ شادی
کے جو طے شدہ آجکل ہم میں رائج ہیں احادیث کے بالکل منافی ہیں
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں دلہا دلہاؤں کے لئے مسجد میں جمع
ہوتے وہیں سے نکاح کے بعد رخصتی ہوتی نہ تو دلہاؤں کی طرف سے
دعوت کی جاتی اور نہ ہی جہیز جیسی لعنت کے متعلق سوچا جاتا۔

آج کل جہیز جیسی رسم سو دہ رسموں کی دہ سے لاکھوں ہزاروں
خواتین ایسی ہیں کہ جن کے ماں باپ پیسے نہ ہونے کی وجہ سے جہیز نہیں
دے سکتے اور وہ شادی کے بغیر ہی بوڑھی ہو جاتی ہیں۔ جہیز ایک
رسم ہی نہیں ایک بہت بڑی لعنت ہے۔ اس لئے ایسی رسموں کا
رائے کرنا۔ ان کا مطالعہ کرنا مسلمانوں کا کام نہیں ایسی رسوم سے

بچنا ضروری ہے۔

ولیمہ کی دعوت کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے کہ نکاح کا اعلان کرو اور نکاح مسجد میں کر دو۔ ولیمہ کا حکم عورت کے ساتھ شبِ باشی کے بعد دس دن دُلہا کی طرف سے کرنے کا ہے مشکوٰۃ شریف میں ایک حدیث ولیمہ ہی کے بارے میں ہے کہ جس نے ولیمہ کی دعوت کے باوجود شہرت نہیں کی۔ اس نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی اس حدیث سے دعوتِ ولیمہ کی اہمیت واضح ہوتی۔ اس میں خوشی کے اظہار کے ساتھ ساتھ ایک بڑا فائدہ یہ ہے کہ نکاح کی شہرت ہوتی ہے۔ ماں باپ کی مرضی کے خلاف چھپ کر نکاح کھینے سے عورت کی عفت و عصمت کے پامال ہونے کا خطرہ ہوتا ہے بعض بے غیرت شبِ باشی کے بعد یا کچھ سڑھ عیش و عشرت کے بعد نکاح سے انکار کر دیتے ہیں۔ ایسے بدنیت اور بے غیرت لوگوں کی وجہ سے ہی نکاح کا خوب اعلان کرنے اور دعوتِ ولیمہ کا حکم دیا گیا یہی دُعا و دعا دعوت ہے جو شادانِ بیباہ کے موقعوں پر پڑھ کر ہے اس کے علاوہ تین مہندی وغیرہ کی رسمیں بھی ہندوؤں کی رسمیں ہیں۔ اس بات پر بھی بڑا اصرار ہوتا ہے کہ آج پاکستان

کو بنے ہوئے چھپالیس سال کا عرصہ دراز گزرنے کے باوجود بھی مسلمانوں میں ہندوؤں کی بہت سی رسمیں جنہیں تیل، مہندی وغیرہ سے کی جاتی ہیں، ان رسموں کے ادا کرنے کے لئے بہت اصرار کرتے ہیں اور ہزاروں روپے پائی کی طرح بہا دیتے ہیں۔

حدیث میں ہے

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْلَمُوا هَذَا النِّكَاحَ وَاجْعَلُوهُ فِي الْمَسَاجِدِ وَاضْرِبُوا عَلَيْهِ بِالذَّفْوْفِ روايت ہے حضرت عائشہ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشہور کر دیا اس نکاح کو اور عقد نکاح باندھو مسجدوں میں اور وہ بجاؤ یعنی بعد ہو جانے نکاح کے مسجد میں پڑھے جانے والے نکاح بابرکت

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہا پسندیدہ عمل ہے

(ترمذی ابواب النکاح)

نکاح مسجد میں پڑھا جائے یا گھر ہوٹل میں ہر جگہ جائز ہے۔
ہاں اگر مسجد میں پڑھے تو افضل ہے۔

سوانح: لڑکی والوں کی طرف سے دو لہا والوں کو شادی کے موقع پر کھانا کھلانا ضروری ہے یا نہیں؟

جواب :- شادی کے موقع پر لڑائی کے والدین پر دو لہا والوں کو کھانا کھلانا ضروری نہیں اور اسلامی تعلیم یہ ہے کہ نکاح کے بعد دو لہا اور اس کے شہ دار اپنے گھر جا کر طلاق لھائیں۔ لڑکی والوں پر کوئی بوجھ نہ ڈالیں۔ اللہ ولیمہ کر سنت ہے لیکن اس میں بھی سادگی ہونی چاہیے۔ غیر ضروری تکلفات سے بچنے کی ہدایت لی گئی ہے۔ اسلام میں برات کا کوئی تصور نہیں یہ ہندوؤں کی مذہبی رسم ہے۔

تشیہ بہہ | شادی نوشی کا موقع ہے۔ اگر اس پر اپنے خویش و انارب کو مدعو کیا جائے اور در آئیں تو وہ مہمان ہیں ان کے خورد و نوش اور قیام کا بند دہست منع نہیں۔ ان کی مہمان بوانڈی کرنی چاہیے۔ مسواک، کیا شادی ہنسیا کے موقع پر عورتیں جمع ہو کر گیت ناچ ڈانس وغیرہ کر سکتی ہیں؟

جواب :- یہ برائی موجودہ دور میں عام ہے۔ عورت تو اگر امام کے پیچھے کھڑی ہو کر نسا ادا کر رہی ہو تو امام کی غلطی پر اس کو لقمہ نہیں دے سکتی۔ اسی طرح عورت حمد و نعت بلند آواز سے نہیں پڑھ سکتی جہاں مرد بھی ہوں۔ ڈانس گیت تو بالکل حرام ہے۔ ویسے بھی گیت میں ڈھولک وغیرہ ہوتی ہے جس سے اللہ کے نبی سلی اللہ

علیہ وسلم نے شدید نفرت کی اور گیت گانے والی خوبرو دلجو خان لڑکیاں ہوتی ہیں۔ ان کی آواز مردوں تک جاتی ہے جب کہ مردوں کو عورتوں کا گانا سننا اگے سے اگے ہے۔ ایسے ہی عورتوں کا مردوں کو گانا سنانا بھی منع ہے اور اکثر عورتوں کے ناچ گانے کی محفلوں میں مرد حضرات بھی شامل ہو جاتے ہیں اور ان کے ناچ گانے اور ڈانس پر خوش ہوتے ہیں کتنی بے غیرتی کی بات ہے۔

ایسے بھائی باپ بیٹے اور شوہر کو شرم سے ڈوب کر مرنے چاہیے جو اپنی عورتوں اور لڑکیوں کو اس بات کی اجازت دے ہیں کہ وہ مردوں کے سامنے ناچیں گائیں اور اپنے جسم کی نمائش کریں۔ ایسی محفلوں میں جتنی گنگنا عورتیں ہوتیں ہیں اتنے ہی مرد بھی گنگنا ہوتے ہیں۔

سوال: کیا روزے کی حالت میں مباشرت جائز ہے؟

جواب: شران مجید میں ارشاد ہوتا ہے۔

إِنَّ كَسْرَ لَيْلَةِ الْعِيَا مِنَ الرَّفْتِ إِلَى نَسَاكِهِمْ
مِنْ لِبَاسٍ أَكْمَرُوا نَسُوا لِبَاسَهُمْ
أَنْتَ (البقرہ)

ترجمہ: روزے کی راتوں میں تمہارے لئے اپنی عورتوں کے پاس

جانا جائز کر دیا گیا ہے۔ دو تہہ سارا لباس ہیں اور تم ان کا لباس ہو؛
 پورے سال میں ایک مہینہ رمضان کا آتا ہے جس میں روزہ
 مرد اور عورت دونوں پر فرض ہوتا ہے اور روزہ کی حالت میں
 سقاربست جائز نہیں تاہم پھر بھی باہر سے گفتگو اور دلچسپی کی باتوں
 کی اجازت ہے۔ بہر حال ممانعت کا تعلق سحری سے افطاری تک
 ہے۔ افطاری کے بعد رمضان المبارک میں بھی راتوں میں اجازت
 دے دی گئی۔ روزہ کی حالت میں ہم بستری (جماع) کرنے سے
 روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور اس کا کفارہ ادا کرنا پڑے گا۔

سوال: کیا اللہ کے سوا کسی غیر کی جیسے ستران مجید،
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، شوہر، ماں باپ، بیوی بچے یا کسی
 بزرگ پیر فقیر کی قسم کھانا جائز ہے؟

جواب:۔ ابن حبان اور حاکم نے قسم کے حوالے سے ایک حدیث
 حضرت عبد اللہ سے نقل کی ہے کہ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے
 فرمایا کہ ایک شخص کو میں نے کہتے سنا کہ جبہ کی قسم۔ تو آپ رضی اللہ
 عنہ نے فرمایا کہ اللہ کے سوا کسی کی قسم نہیں کھائی جاتی۔ میں نے
 اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ نے فرمایا
 ”جس نے غیر اللہ کی قسم کھائی اس نے کفر کیا یا فرمایا شرک“

کیا یہ بیماری مسلمانوں میں بکثرت پائی جاتی ہے۔ اور جاہلوں میں تو یہ رجحان عام ہونا ہے کہ اللہ کی قسم کھانے والے کو سچا سمجھا ہی نہیں جاتا جب تک وہ غیر اللہ کی قسم نہ کھائے۔ یعنی جب کوئی اپنی اولاد کی یا ماں باپ کی یا پیغمبر یا حضرت جبریلؑ یا کسی پیر فقیر یا ولی کی قسم کھاتا ہے۔ اس وقت اسے سچا سمجھا جاتا ہے۔

غالباً یہ غیر اللہ کی قسمیں بے علم جاہل لوگوں سے اختلاط اور میل جول کا نتیجہ ہیں۔ یہ عمل گمراہ فرقوں میں ان دنوں عام طوطا پر مروج ہے۔ ان لوگوں کی بھاری اکثریت بات بات پر ماں، باپ، اولاد، حضرت عباس رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ، حسنین رضی اللہ عنہما اور اہل بیت کی قسمیں کھاتی ہے۔ اور اس طرف توجہ ہی نہیں کرتی کہ اسلام میں غیر اللہ کی قسمیں کھانا جائز نہیں ہے۔ اس لئے علماء دین اور دینی تسلیم کے ماہرین کو چاہیے کہ وہ عوام کو اس سے بچنے کی تلقین کریں تاکہ جیلا کمزور و ناتواں مخلوق کو اللہ رب العزت کے ہم پڑ شمار نہ کریں۔ اللہ کے سوا غیر اللہ کی قسم کھانا شرک ہے۔ اس لئے اس سے بچنا ضروری ہے۔

سوال :- خاندانی منصوبہ بندی کے بارے شریعت کا کیا حکم ہے؟

جواب :- اس سلسلہ میں سورہ بنی اسرائیل کی آیت پر غور کریں اللہ تعالیٰ نے فرمایا :-

وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ إِنَّ حَيْثُوهَ الْإِمْلاقَ
فَنَحْنُ مُرْسِقُوهُمُ ذَٰلِكَ آيَاتُ الْكُفْرَانِ
قَتْلُهُمْ كَانَ خِطَاءً كَبِيرًا

ترجمہ :- اپنی اولاد کو مفلسی کے خوف سے قتل نہ کرو۔ ان کو

اور تم کو رزق ہم ہی دیتے ہیں۔ بیشک اولاد کا قتل بہت بڑا گناہ ہے

ذکرِ جاہلیت میں بعض افسرِ ادا اس لئے اپنی بیٹیوں کو

زندہ دو گور کر دیتے تھے کہ کہیں آگے چل کر انہیں گرفتار کر کے لوٹدیاں

نہ بنایا جائے اور کئی محض خفت و خاق کے خوف سے نسل کشی

کا ارتکاب کرتے تھے۔ اس لئے ارشاد ہوا کہ اپنی اولاد کو

رزق کی وجہ سے قتل نہ کرو۔ ان کو اور تم کو رزق ہم ہی دیتے ہیں

کئے افسوس کی بات ہے کہ جاہلیت کی اس فرسودہ اور

بے ہودہ رسم کو خاندانی منصوبہ بندی اور خانگی منصوبہ بندی

کے پُر فریب اور دلفریب نعروں کے ساتھ پھر سے اجاگر کیا
 رہا ہے۔ آجکل پر و پیگنڈہ کیا جاتا ہے کہ ”ہم دو ہمارے
 دو! اس بات پر عمل کریں اور صل کی نوبت ہی نہ آنے دیں یا
 دوسری سیکم کہ دو بچوں کی پیدائش میں وقفہ سے تعبیر کیا جاتا ہے
 اور وجہ یہ بتائی جاتی ہے کہ بار بار زچگی سے بیوی بیمار پڑ
 جاتی ہے۔ لہذا جلد جلد حاملہ ہوتا اس کے بس کی بات نہیں
 یا یہ کہ بچوں کی نگہداشت پر توجہ نہیں دے سکتی۔ اس حد تک
 تو وقفہ کی اجازت سے اتفاق تو ہو سکتا ہے۔ مگر مکمل طور پر
 نسل کشی قطعاً جائز نہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے
 کہ عزل نہ کرو جس روح کو دنیا میں آنا ہے وہ آکر ہی رہے گی۔
 اس لئے عزل کی بھی اجازت نہیں دی گئی اور کہاں یہ کہ سرے
 سے صل ہی نہ ٹھہرنے دیا جائے۔ حکومتی سطح پر جو وجوہات بیان
 کی جاتی ہیں کہ بڑھتی ہوئی آبادی میں قلتِ خوراک کی مشکلات
 پیدا ہوں گی تو اس بارے میں پہلے قرآن مجید کی آیت نکھتی ہے
 کہ رازق خدا ہے تو پھر یہ جیلے کیوں تلاش کئے جاتے ہیں۔
 حکومت کو یہ فکر کھائے جا رہی ہے کہ دس پندرہ سال بعد

فائدہ کشی اور قحط سالی کا دور دورہ ہوگا۔ دنیا کی اکثر آبادی اس کی لپیٹ میں ہوگی اور زمین پر انسانوں کے لئے پاؤں رکھنا مشکل ہو جائے گا۔ یہ نظریہ بالکل غلط ہے۔ آج کے حالات آپ کے سامنے ہیں کہ دنیا کبھی ایسی آفات کا شکار نہیں ہوئی۔ غذائی اجناس کی پیداوار پہلے سے کہیں زیادہ ہے۔ شروع دنیا سے آج تک دنیا کی آبادی بڑھتی چلی آرہی ہے۔ ان کے لئے حصول رزق کے ذرائع بھی بڑھتے آرہے ہیں اور بڑھتے چلے جاتے گئے۔ اس لئے ہمیں شیطان کے اس دوسوسے سے نکل کر اللہ تعالیٰ کے رازق ہونے پر ایمان رکھنا چاہیے۔

سوال :- کیا عورتیں مردوں سے ملتے جلتے ڈیزائن کے کپسے پہن سکتی ہیں یا مردوں سے مشابہت کرنا ان کو جائز ہے؟

جواب :- حدیث شریف میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ نے ان مردوں پر لعنت فرمائی جو عورتوں کی مشابہت کرتے ہیں اور ان عورتوں پر لعنت فرمائی جو مردوں کی مشابہت کرتی ہیں۔ موجودہ دور میں بکثرت عورتوں نے مردوں کا انداز

مردوں نے عورتوں کا روپ دھار رکھا ہے۔ اس بات میں حدیث کی رو سے کوئی شک نہیں کہ عورتوں کا مردوں کی مشابہت اختیار کرنا اور مردوں کا عورتوں جیسی شکل و صورت اختیار کرنا صرف گناہ ہی نہیں بلکہ رسول اللہ کے فرمان کے مطابق لعنتیوں والا کام ہے۔ یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ جس عورت کا باپ، بھائی بیٹا یا شوہر اس کو اس قسم کی شکل و صورت یعنی سر کے بال کٹوانا مردوں کی طرح بال بنانا اور مردوں کی طرح لباس پہننا کرنا یا ان سے ملتے جلتے ڈیزائن کے کپڑے پہننے سے منع نہیں کرتے یا انکو ایسے کاموں کی اجازت دیتے ہیں وہ بھی عورتوں کے ساتھ برابر کے گنہگار ہیں۔ اسی طرح وہ مرد جو عورتوں کی طرح لمبے بال رکھتے ہیں اور داڑھی مونچھوں کو بالکل صاف کراتے ہیں۔ عورتوں جیسے لباس پہنتے یا ان کے مخصوص رنگوں میں لباس پہنتے ہیں ان پر بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے۔

سوال :- قرآن مجید کے ختم کے بارے میں بتائیں کہ محلے کی عورتیں ایک جگہ اکٹھی ہو کر قرآن مجید کا ختم، آیت کریمہ کا ختم یا بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کا معجزہ پڑھ سکتی ہیں؟

جواب: کچھ لوگ میت کو قرآن مجید پڑھ کر اس کا ثواب
بخشتے ہیں۔ ان کے لئے ایک محفل کا انعقاد کیا جاتا ہے یا
سپارے لوگوں کے گھروں میں پڑھنے کے لئے بھیجے جاتے
ہیں۔ یہ طریقہ نہ تو کسی حدیث میں آیا ہے

اور نہ ہی کسی امام نے اسے اپنایا اور
نہ ہی اس کا حکم دیا۔ حجۃ الوداع کے موقع پر اللہ تعالیٰ نے
فرمایا آج کے دن تمہارا دین مکمل کر دیا اور اپنی نعمت پوری
کر دی اور دین اسلام پر راضی ہو گیا۔

حس نیک کام کا ثبوت قرآن و حدیث سے نہ
ملتا ہو اور پھر اسے اچھا اور بہتر سمجھتے ہوئے اس پر عمل
کرنا بدعت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر
بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنم کی طرف جاتی ہے۔ یہ طریقہ
نہ تو کبھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اختیار کیا اور نہ ہی
کسی صحابیؓ اور امام نے۔ ایسی مجلسوں میں لوگ صرف
کھانے پینے کے لئے آتے ہیں۔ اگر کھلانے پلانے کا
انتظام نہ ہو تو کبھی نہ آئیں۔ اسی طرح آیت کریمہ کے ختم کے

بارے میں بھی سن لیں کہ ایک دفعہ ایک آدمی حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی خدمت میں آیا اور عرض کی کہ مسجد نبوی میں چھ لوگ جمع ہو کر گھٹلیوں پر کچھ پڑھ رہے ہیں۔ آپ مسجد میں تشریف لائے تو دیکھا کہ کچھ لوگ دائرے کی شکل میں بیٹھ کر گھٹلیوں پر

سبحان اللہ " الْحَمْدُ لِلَّهِ " " لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ "

اللہ اکبر پڑھ رہے تھے تو آپ نے فرمایا کہ تم یہ کیا بدعت کر رہے ہو ابھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے برتن ہم میں موجود ہیں ذرا آپ ان کے الفاظ پر غور کریں کہ وہ خدا کی حمد و ثناء کے علاوہ زبان سے کچھ اور الفاظ ادا نہیں کر رہے تھے۔ مگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی حضرت عبداللہ بن مسعود نے ان کے اس طریقے کو بدعت قرار دیا۔ اسی طرح اپنے تجویز کردہ مخصوص طریقہ پر کام نیکی سمجھ کر کئے جاتیں وہ بدعت ہیں۔

حضرت نبی بی فاطمہ رضی اللہ عنہما کے معجزے کے بارے میں ایک بات قابل غور ہے کہ کربلا کے میدان میں تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہما اپنے پیارے بیٹے اور نبی علیہ السلام کے نواسے

حضرت حسین رضی اللہ عنہ اور ان کے شکر کی تو کچھ مدد نہ کر سکیں تو اور کسی کی کیا مدد کر سکتی ہیں۔ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو مخاطب کر کے فرمایا اے فاطمہ رضی اللہ عنہا اگر تو مجھ سے کچھ لینا چاہتی ہے تو دنیا ہی میں مانگ لے۔ شاید میں تیری خواہش کو پورا کر دوں۔ آخرت میں میں تیرے کسی کام نہ آسکوں گا۔ جن کے متعلق اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد ہو تو اس کے متعلق یہ عقیدہ رکھنا کہ ان کا معجزہ (جو ان کے نام سے منسوب ہے) پڑھنے سے وہ آپ کی مدد کرنے آئیں گی تو یہ سراسر ان پر بہتان ہے۔

بہیں جب بھی اللہ کی عبادت گزار مقصود ہو تو اس بات کو سب سے پہلے دیکھنا چاہیے کہ کیا یہ عمل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے پر ہے؟ اگر ہے تو پھر کرتا چاہیے۔ اسی میں ہماری بھلائی اور فائدہ ہے اور اسی میں ہماری نجات ہے۔

سوال:- کیا عورت قبرستان جا سکتی ہے اور قبر پر انگریزی یا چسراغ جلا سکتی ہے؟ یا نماز ادا کر سکتی ہے؟

جواب:- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا:-

لَعْنَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
سَرَايِمَاتِ الْقُبُورِ وَالْمُتَخَذِينَ عَلَيْهَا
الْمُسَاجِدَ وَالسُّرُجَ.

ترجمہ: "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان عورتوں پر
لعنت فرمائی جو قبروں کی زیارت کرنے جاتی ہیں اور جو
قبروں کو سجدہ گاہ بنا کر ان کو تھامے ہوتی ہیں اور جو ان پر
چراغ جلاتی ہیں۔"

اس حدیث سے آپ کے سوال کا واضح جواب مل
جاتا ہے کہ عورت کا قبرستان جانا وہاں پر کسی قسم کے چراغ یا دیے
موم تہی، یا اگر تہی وغیرہ جلانا بالکل جائز نہیں بلکہ نبی علیہ الصلوٰۃ
والسلام نے ان عورتوں پر لعنت فرمائی جو قبرستان جاتی ہیں اور
ایسے کام کرتی ہیں۔ مسند احمد میں ایک روایت ہے جسے چاروں
ائمہ سنن نے نقل کیا ہے۔

"قبرستان اور حجام کو چھوڑ کر کل روئے زمین سجدہ گاہ ہے۔"
پھر کتنے افسوس کی بات ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے قبروں پر نماز پڑھنے سے منع فرمایا اور تاکید کی کہ نماز

پڑھنے والے اور قبلہ کے درمیان کوئی قبر نہ ہو پھر وہاں نماز پڑھی جائے۔

سوال :- عام طور پر سننے میں آیا ہے کہ رات کو گھروں میں جھانک دینے سے رزق کم ہو جاتا ہے یا کوئی بری خبر سننے کو ملتی ہے اس کی حقیقت کیا ہے؟

جواب :- یہ عادت ہندوؤں میں ہے کہ وہ جھاڑو رات کے وقت پھینک کر گھوس قرار دیتے ہیں۔ اسلام میں تو اس کے بالکل برعکس ہے۔ اللہ کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔
الطهور شطر الایمان۔

ترجمہ: صفائی نصف ایمان ہے۔

اس حدیث پاک میں صفائی کو ایمان کا حصہ قرار دیا گیا

ہے۔ یہ نہیں کہا گیا کہ صفائی صبح کے وقت کرنی چاہیے یا دوپہر کے وقت۔ اور نہ ہی شام کے وقت۔

صفائی سے روکا گیا۔ صفائی سے تو آدمی کی شخصیت اجاگر ہوتی ہے۔ بتائیے اگر شام کے وقت بچے گھر میں کھیل کود سے گت رگی پھیلا دیں اور آپ یہ کہیں کہ صفائی صبح کی جائے گی اور عین اس

وقت گھر میں جہاں آجائیں تو وہ کچرا وغیرہ دیکھ کر آپ کے سلیقہ شعار ہونے کا اندازہ کس طرح لگائیں گے۔ ایسے غلط عقائد سے نکل کر احادیث کی طرف غور کریں کہ اسلام ہمیں کس کام کے کرنے حکم دیتا ہے۔ اور ہم کس طرف جارہے ہیں۔ سوال :- اکثر دیکھا گیا ہے کہ شام کے وقت عام استعمال کی اشیاء مثلاً نمٹ مرچ اور چھارو وغیرہ کسی ہمسایہ کو مانگنے پر نہیں دیا جاتا اور کہا جاتا ہے کہ شام کو ایسی چیزیں دینے سے گھر سے برکت ختم ہو جاتی ہے۔ اس بارے میں حقیقت کیا ہے؟

جواب :- قرآن مجید میں سورہ الماعون میں ارشاد ہوتا ہے :-

الَّذِينَ هُمْ بِرَاعُونَ وَيَمْنَعُونَ
الْمَاعُونَ

ترجمہ :-

اس آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جو استعمال کی چیز کسی کو عاریتہً نہیں دیتے وہ ویل میں داخل کئے

جائیں گے۔ جہنم کے ایک حصہ کا نام ویل ہے) استعمال کی چیزوں کا ذکر کرتے ہوئے امام رازی (رحمۃ اللہ علیہ) فرماتے ہیں کہ ان میں نمک مریج وغیرہ بھی آتے ہیں اور عام استعمال کے برتن بھی اکی زمرہ میں ہیں اور تفاسیر بھی دیکھ لیں علماء کرام اور مفسرین نے عام استعمال کی اشیاء میں نمک وغیرہ کا بھی ذکر کیا ہے۔ رہی بات شام کے بعد دینے کی تو بھی اس آیت میں تو اس کا وقت نہیں لکھا گیا۔ کسی بھی تفسیر میں اس بارے میں یہ درج نہیں کہ استعمال کی چیزیں دینے سے رزق میں برکت نہیں ہوتی۔ اگر غور سے اس آیت مبارکہ کا مطالعہ کیا جائے تو یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ جو کوئی اپنے ہمسائے کو مانگنے پر عام استعمال کی چیز نمک مریج وغیرہ نہیں دے گا خواہ وقت صبح کا ہو یا دوپہر شام کا یا رات کا وہ ویل میں داخل ہو گا۔ جہنم کے گہرے گڑھے کا نام ہے اور سب سے زیادہ دردناک عذاب ہو گا جو ویل میں داخل کئے جائیں گے۔ اس لئے دعا ہے کہ اللہ ہمیں ایسے غلط عقائد سے باز رہنے اور اسلامی شعائر کو اپننے کی توفیق دے آمین۔

سوال :- میت پر اکثر عورتیں نوحہ کرتی ہیں اس بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب :- بخاری شریف میں حدیث ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ ہم میں سے نہیں جس نے مصیبت کے نازل ہونے پر گالوں (رخساروں) کو پٹیا، گریبان چاک کیا اور جاہلوں جیسے کلمات کہے۔ آپ اندازہ کریں کہ زور زور سے رونا بین کرنا، اپنے آپ کو پٹینا اور کسی عزیز کی وفات پر بین کرنے والیوں کو رسول اللہ صلی اللہ وسلم نے اپنی امت میں نہیں گہرانا۔ ہاں دل کی تکلیف یا صدمے کی وجہ سے اپنے آنسوؤں پر قابو رکھنا مشکل ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ خاموشی سے بہنے والے آنسوؤں پر کوئی گرفت نہیں۔ مسیبت پر صرف اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُونَ ط پڑھنا چاہیے اور صبر و تحمل کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔

سوال :- عورت کو خاندان کی وفات پر یا کسی عزیز کی وفات پر کتنے دن سوگ منانا چاہیے؟

جواب :- حدیث میں ہے :-

نہینان بعدا کثر من ثلاث الا

لِسَوْجِ-

ترجمہ :- خاوند کے علاوہ کسی اور کی میت پر کسی عورت کو تین دن سے زیادہ سوگ منانے سے منع کیا گیا۔

ابن سیرین میں یہ حدیث ہے کہ جب ام عطیہ کا ایک بیٹا فوت ہو گیا۔ جب تسیرا دن ہو گیا تو انہوں نے خوشبو منگوائی اور یہ الفاظ کہے جو میں نے ابھی بتائے ہیں۔ اس طرح حضرت زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی وفات کی خبر شام سے حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کو ملی تو انہوں نے تیسرے دن خوشبو منگوائی اور اپنے رخساروں اور بالوں پر لگائی پھر فرمایا مجھے اس کی ضرورت نہ تھی لیکن میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے۔ اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھنے والی عورت کے لئے حلال نہیں کہ وہ خاوند کے علاوہ کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ منائے۔ ان احادیث سے بات مکمل سمجھ آ جاتی ہے کہ یہ وہ کے علاوہ کسی عورت کے لئے جائز اور حلال نہیں کہ وہ کسی کی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ میں رہے اور جب عورت سوگ میں ہو تو اس

کو اپنے آپ کو سبجانے بناؤ سنگھار کرنے کی ممانعت ہے۔ بیوہ کی عدت کے بارے میں بھی وضاحت کی گئی ہے کہ اگر وہ حاملہ نہیں تو چار مہینے دس دن گھر میں سادگی سے رہے اور بغیر کسی شرعی عذر کے گھر سے باہر نہ نکلے اور اگر حاملہ ہے تو اس کی عدت وضع عمل ہے جیسا کہ سورہ طلاق میں ہے۔

”اور حمل والی عورتوں کی عدت حمل سے فارغ ہونے تک ہے۔“

اسلام نے جو سوگ کی مدت معتمد رکھی ہے۔ اس کو اپنی مرضی سے بڑھانے کا کسی کو اختیار نہیں۔ اگر کوئی شخص، عورت، خاندان یا گروہ ایسا کرے گا تو وہ درحقیقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اللہ تعالیٰ کے حکم کی مخالفت کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں ان مسائل کو سمجھنے کی اور ان پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

سوال :- کیا خاوند اپنی بیوی کی میت کو اور بیوی اپنے خاوند کی میت کو غسل دے سکتی ہے؟

جواب :- اسلام میں خاوند اپنی بیوی کو وفات کے بعد غسل

دے سکتا ہے جیسا کہ حدیث میں ہے :-

”بیشک حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے وصیت کی کہ ان کو حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت اسماء رضی اللہ عنہا غسل دیں چنانچہ ان دونوں نے ان کو غسل دیا (دارقطنی)

اس روایت سے یہ بات کھل کر سامنے آجاتی ہے کہ جس طرح حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنی زوجہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری بیٹی کو ان کی وفات کے بعد غسل دیا اس وقت کئی سوار کرام رضی اللہ عنہم موجود تھے۔ مگر نہ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اعتراض کیا اور نہ ہی کسی دوسرے صحابی نے ان کے غسل دینے کے متعلق کوئی بات کی۔ اس سے یہ اعتراض کہ وفات کے بعد عورت کی میت کو شوہر غسل نہیں دے سکتا بالکل ختم ہو جاتا ہے۔ باقی رہی بات کہ کیا بیوی اپنے شوہر کی میت کو غسل دے سکتی ہے۔ اس میں کوئی اختلاف نہیں اس کی اجازت ہے کہ بیوی اپنے شوہر کی میت کو غسل دے۔ اس سے یہ بھی واضح ہو گیا کہ عورت اپنے مردہ خاوند کے جسم کو ہاتھ لگا سکتی ہے۔ اس کو دیکھ سکتی ہے، پہلا سکتی ہے۔

21257

سوال: سنی عورت غیر محرم کی میت دیکھ سکتی ہے؟
 جواب: اللہ تعالیٰ نے سورۃ النور کی آیت نمبر ۳۱ میں فرمایا ہے کہ
 ”اپنے چہرے اور سینے کو نقاب میں چھپائیں“ یہ حکم عورت کو ہر نامحرم
 مرد سے پردہ کرنے کے لئے صادر فرمایا گیا ہے تو پھر کس طرح کوئی
 نامحرم عورت کسی مرد کی میت دیکھ سکتی ہے ہاں ان کے گھر والوں سے حدیث کا
 اظہار کرنے جا سکتی ہے مگر کسی مرد کی میت کو نہیں دیکھ سکتی۔

سوال: کیا امام استعمال کے زیورات پر زکوٰۃ ادا کرنا ہوگی؟
 جواب:۔ تمام قسم کے زیورات جو قطعہ ہوں یا ایسے زیورات
 جو استعمال میں نہیں آتے ان زیورات پر زکوٰۃ ادا کرنا واجب
 ہے۔ سونا کا نصاب کم از کم ساڑھے سات تولے ہے۔ اس پر
 زکوٰۃ چالیسواں حصہ ہر ۲ ماٹھے ہوگی۔

چاندی کا نصاب کم از کم ساڑھے باون تولے ہے۔ اس
 پر زکوٰۃ چالیسواں حصہ ایک تولہ چار ماٹھے ہوگی۔ زیورات پر
 زکوٰۃ بازار کی موجودہ قیمت پر ادا کرنا ہوگی، قیمت خرید پر

زکوٰۃ ادا نہیں کرنا ہوگی۔ کم از کم نصاب ہو یا اس سے زیادہ ہو چاہے عورتوں کو زکوٰۃ ادا کی جائے گی۔

سوال :- کیا عورت اپنے سر اور بھوؤں کے بال کاٹ یا نوچ سکتی ہیں؟

جواب :- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسم کو نہ اور گدوانے والی عورتوں پر لعنت کی ہے اور ان پر جو اپنے چہرے (بھوؤں) کے بال نوچتی ہیں حسین بننے کے لئے اور اللہ کی پیدائش کو بدلنے کے لئے اس پر ایک عورت نے آپ (ابن مسعود) پر اعتراض کیا تو آپ نے فرمایا کہ میں اس پر لعنت کیوں نہ کروں جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی۔ جب کہ اللہ کی کتبت میں ہے کہ جو کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تم لوگوں کو دین کا حکم دیں اس کو قبول کرو۔ اور جس چیز سے منع کریں اس سے باز آؤ۔ اس حدیث کو بخاری مسلم۔ ابوداؤد۔ ترمذی۔ نسائی اور ابن ماجہ نے نقل کیا ہے۔ اس حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ ایک تو جسم کو کسی جگہ سے گودنا نقش و نگار بنانا یا کوئی نام وغیرہ لکھوانا جو کہ سونپوں سے لکھے جاتے ہیں

اور دوسرے چہرے یعنی بھوؤں کے بال نوچنے سے منع فرمایا
مسلم شریف میں حدیث ہے کہ :-

مدنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بدن کو گودنے والیوں
اور دانتوں میں دُوری پیدا کرنے والیوں (دانتوں کو رگڑوا
کر دانتوں کے درمیان فاصلہ قائم کرنا) اور بھوؤں کو نوچنے
والی اور ان سب کاموں کی خواہش رکھنے والیوں پر لعنت فرمائی :-
لعنت کے معنی ہیں اللہ کی رحمت سے دُور ہونا جس
پر اللہ یا اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی
ہو ایسے کاموں سے بچنا چاہیے۔

سوال :- عورت کو گھر میں اور گھر سے باہر جانے کے لئے کس
طرح کا لباس زیب تن کرنا چاہیے؟

جواب :- اگر دیکھا جائے تو عورت کے معنی ہی پردہ کے ہیں۔
ایک دفعہ ایک عورت بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
حاضر ہوئی اور وہ پردہ سے بولی کہ میں آپ کے ہاتھ پر بیت
کرنا چاہتی ہوں۔ یہ کہہ کر اس نے اپنا ہاتھ آگے بڑھا دیا مگر
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو اپنی چادر کا کونہ آگے
بڑھا۔ بس تیری یہی بیت ہے۔ یہ ہے پردہ کرتا۔ اللہ رب العزت

ارشاد فرماتے ہیں :-

وَلَا يَبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا
ظَهَرَ مِنْهَا رَدَّ الْمَرْءُ آيَةَ (۳۱)

نہ دکھلائیں اپنا سنگھار مگر ہاں جو اس میں سے کھلا
ہی رہتا ہے جیسے کپڑے وغیرہ جب گھروں سے باہر نکلیں
تو کسی کے بھی سامنے جائیں تو اپنی چادر (دوپٹے) اوڑھ لیں۔

وَلْيَضُرَّ مِنْ بَحْمُرِهِنَّ عَلَى جِيفِ
رَهْمَتِنَّ (النور آیت ۳۱)

اپنے چہرے اور سینے کو نقاب سے چھپالیں۔ سر پر
ڈالنے والی چادر یا دوپٹے سر سے لاکر سینوں پر اس طرح
لبیٹ لیں کہ جسم کا ابھار واضح نظر نہ آئے۔

یہ پردہ ہر نامحرم سے ہے کہ جسم کا کوئی بھی حصہ کسی
کو نظر نہ آئے۔ بدن کی خستہ زیبائش میں سب سے
زیادہ نمایاں سینے کا ابھار ہے۔ اس کے مزید تسڑکی خاص
طور پر تاکید فرمائی تاکہ جاہلیت کی رسم مٹ جائے جاہلیت
میں عورتیں نمار اور ہنسی سر پر ڈال کر اس کے دونوں پلے

پشت پر لٹکائی تھیں۔ اس طرح سینے کی نمائش ظاہر رہتی تھی۔ یہ گویا حسن کا مظاہرہ تھا۔ قرآن کریم نے بتلا دیا کہ ادرہنی کو سر پر سے لاکر گریبان پر ڈالنا چاہیے تاکہ اس طرح کان، گردن، سینہ پوری طرح مستور رہے۔

زینت عام ہے اس کے تحت میں ہر وہ چیز آجاتی ہے جو مرد کے لئے باعثِ رغبت اور شوق ہو سکے۔ خواہ خلقی ہو جیسے حسن اعضاء، حسن صورت، خوش خرامی وغیرہ خواہ کیسی ہو مثلاً لباس، خوشبو، زیور، پاؤ ڈراڈر لپ سٹک وغیرہ۔

محرم سے پردہ نہیں ہوتا تاہم اس کے لئے بھی جائز نہیں کہ چہرے، ہاتھ اور پاؤں کے علاوہ کوئی حصہ دیکھے محرم کی بھی دو قسمیں ہیں۔ محرم ابدی مثلاً باپ، بیٹا، چچا پوتا وغیرہ۔ دوسرے وہ جو بعد زوال و صفت اجنبی ہو جائیں مثلاً شوہر طلاق کے بعد، ملوک آزاد ہونے کے بعد، بچہ جوان ہونے کے بعد، بھائی جو محرم ہیں۔ وہ سب بھائی یا ایک باپ کی اولاد یا ایک ماں کی اولاد دودھ شریک ہوتے ہیں اور کسی قسم کے بھائی چچا زاد، خال زاد یا پھوپھی زاد وغیرہ جو عرفاً درو جا ہند و پاک میں محرم سمجھے جاتے

ہیں مرد نہیں ہیں۔ گھر میں بھی لباس مکمل ہونا چاہیے۔ البتہ تنگ اور چست لباس زیب تن کرنا جس سے اعضائے جسم کا ابھار نمایاں ہو کسی صورت میں مناسب نہیں ہے مسلمان بھائیوں کو چاہیے کہ عورتوں کو پردہ کراہیں اس میں مردوں کا بھی فائدہ ہے اور عورتوں کا بھی۔

سوال :- ایک مثالی میان بیوی کو کیسے زندگی گزارنی چاہیے؟
جواب :- اسلام نے ازدواجی زندگی میں عورتوں کو جو اصول ہدایات دی ہیں۔ ان میں عورت کی تمام تر کمزوریوں کو ملحوظ رکھا گیا ہے۔ جو اسے قدرت نے عطا کی ہیں۔ اسی وجہ سے سرداری کا حق مرد کو سونپا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :-

الرِّجَالُ قَوَّامُونَ عَلَى النِّسَاءِ
يَمَا فَضَّلَ اللَّهُ مَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ
وَبِمَا أَنْفَقُوا مِنْ أَمْوَالِهِمْ (النساء)

ترجمہ :- ”مرد عورتوں پر حاکم ہیں۔ اس وجہ سے کہ اللہ نے بعضوں کو بعضوں پر فضیلت دی ہے اور اس وجہ سے کہ مردوں نے اپنے مال خرچ کئے ہیں“

ایک تو مردوں کو عورتوں پر علم و عمل اور عقل و دانش کی وجہ سے فضیلت اور بڑائی عطا کی گئی اور دوسرے مرد حضرات عورتوں پر اپنا مال خرچ کرتے ہیں یعنی مہر، خوراک، پوشاک حتیٰ کہ جائیداد میں حصہ وغیرہ اسی وجہ سے مرد کو عورت پر حاکم بنایا گیا ہے اور مرد کی محبت اور حاکمیت کی وجہ سے عورت پر اپنے شوہر کی دلجوئی اور اس کی عزت و تکریم بہت ضروری ہے۔

تو ندی شریف میں حدیث ہے: اگر خدا کے سوا اور کو سجدہ کرنا جائز ہوتا تو عورتوں کو حکم دیا جاتا کہ وہ اپنے شوہروں کو سجدہ کیا کریں اس کا مطلب اس کے سوا اور کیا ہوگا کہ بیوی اپنے شوہر کی انتہائی عزت و احترام اور اس کی دلجوئی کرے اس کو اپنے ماں باپ بھائی بہن کے لئے یہ حکم نہیں دیا گیا۔ یہ حکم صرف شوہر کے لئے ہے۔ کئی عورتیں شادی کے بعد بھی میکے والوں کی بات کو شوہر کی بات پر ترجیح دیتی ہیں اور شوہر کی بات کو نظر انداز کر دیتی ہیں جو کہ بہت بڑا غلط کام ہے۔ اس حدیث سے یہ واضح ہوتا ہے کہ ایک طرف شوہر کا حکم ہو اور دوسری طرف ساری دنیا تو عورت کو صرف شوہر کی بات ہی مانتی

چاہئے۔

ہاں اگر شوہر شریعت کے خلاف کوئی حکم دے تو اسٹ
صوت میں عورت کو شوہر کا حکم نہیں ماننا چاہیے۔ شریعت کے
علاوہ کوئی بھی مسئلہ ہو عورت کو ہر حال میں شوہر کا حکم ماننے
کے لئے کہا گیا ہے۔

مشکوٰۃ شریف میں ایک حدیث ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا ”عورت جب پانچ وقت کی نماز پڑھے، رمضان کے
روزے رکھے۔ اپنی عزت و آبرو کی حفاظت کرے اور اپنے شوہر
کی فرمانبرداری ہو تو وہ جنت کے آٹھوں دروازوں میں سے جس
دروازے سے چاہے داخل ہو جائے۔“

نماز روزہ اور اپنی عزت کی حفاظت کے ساتھ ساتھ شوہر
کی فرمانبرداری بھی ضروری قرار دی گئی گویا ان میں سے کسی بھی ایک
بات پر عمل نہ کرنے سے بخشش کی امید نہیں کرنی چاہیے۔ اسی
طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کونسی عورت بہترین ہے
تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ عورت کہ جب اس کا
شوہر اس کو دیکھے تو وہ اس کو خوش کر دے۔ اس حدیث سے

ہماری ماؤں، بہنوں کو سچو لینا چاہیے کہ جس عورت میں یہ خوبی نہیں کہ وہ اپنے شوہر کو اس کی خواہش کے مطابق خوش نہ کرے تو وہ عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک بہتر عورت نہیں ہے۔ ایک مثالی بیوی کو چاہیے کہ شوہر کے ہر حکم و حوش رعیت کے اندر رہ کر، دے اس پر سر تسلیم خم کر دے کیونکہ وہ اس کا حاکم نگران محافظ مقرر کیا گیا ہے اور اس کی زندگی کا ہم سفر بھی ہے۔

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ شوہر جب اپنی بیوی کو اپنے بستر پر بلائے اور آنے سے (بلا وجہ) انکار کر دے تو فرشتے صبح تک اس پر لعنت کرتے رہتے ہیں۔ ایک دفعہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم کھا کر فرمایا کہ عورت کو اس کا شوہر اپنے بستر پر بلائے اور وہ (بلا وجہ) انکار کر دے تو رب العزت اور فرشتے اس وقت تک اس سے ناخوش رہتے ہیں۔ جب تک وہ اپنے شوہر کو خوش نہ کر دے۔ ان احادیث سے یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ عورت کو شوہر کی بات اور خواہش کو ماننا ضروری ہے اور اس کی دعوت

پر ہبستری کو ٹھکرانا حرام ہے۔ آپ اندازہ کریں کہ جس سے اللہ تبارک و تعالیٰ ناخوش ہوں تو قیامت کے روز اس کی بخشش کیسے ہوگی۔ یہاں پر ایک بات پھر دہراتا ہوں ایک طرف ماں باپ بہن بھائی اولاد سہیلیاں ہوں اور دوسری طرف شوہر تو سب کی بات پر شوہر کی بات ہی کو فوقیت دینی پڑے گی۔ ایک عارف باللہ نے پنجابی میں کیا اچھا فرمایا ہے۔

جویں پیارا راضی ہووے مرضی دیکھ سجن دی
اپنی مرضی جیکر لوڑیں اے گل کدی نہ بندی
گھٹے بھریاں عاجز آون تہرب حضوری پاون
چوڑے والیاں لاڈ دکھاون دُور نکالیاں جاون
ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بہترین بیوی کے اوصاف یوں بیان فرماتے :-

خَيْرُ مَا يَكْنِزُ الْمَرْءُ الْمَرْءَةَ
الصَّالِحَةَ إِذَا نَظَرَ إِلَيْهَا سَرَّتْهُ
إِذَا أَمَرَهَا أَطَاعَتْهُ إِذَا غَابَ عَنْهَا
حَفِظَتْهُ۔

” آدمی کا بہترین خزانہ نیک بیوی ہے۔ جب اس کا خاندان اس کو دیکھے تو وہ اس کو خوش کر دے اور جب وہ حکم دے تو وہ اس کی اطاعت کرے جب وہ اس سے غائب ہو تو وہ اس کی عزت کی حفاظت کرے۔“

یہ ہے دولتِ حسیں سے ازدواجی زندگی پُر۔ کون اور خوشگوار گزرتی ہے۔ اسی لئے اسلام عورت سے مندرجہ بالا بات کا تقاضا کرتا ہے۔

شوہر کو بیوی کے متعلق ہدایات

یہاں پر میں شوہر کے بارے میں تھوڑی سی بات ضرور کرنا چاہتا ہوں کہ شوہر کے لئے اسلام نے کیا ہدایات دی ہیں زندگی میں یہ کوئی حیرت انگیز واقعہ نہیں کہ میاں بیوی کے درمیان کبھی کشیدگی پیدا ہو جاتی ہے اور یہ بھی ہوتا ہے کہ اس سلسلہ میں شیطان کو بہکانے کا موقع ملتا آ جاتا ہے۔ اس لئے اسلام نے ان حقائق سے چشم پوشی نہیں کی اور عورتوں کی فطری کمزوریوں کے پیش نظر مردوں کو اس سلسلہ میں انتہائی مفید ہدایات

دی گئی ہیں تاکہ میاں بیوی کو باہمی زندگی میں ناخوشگوارى نہ آنے پائے۔ چنانچہ سورہ نسا میں ارشاد ہوتا ہے :

”اور ان عورتوں کے ساتھ حسن و خوبی سے گزار بسر کرو اور اگر تم کو وہ ناپسند ہوں تو ممکن ہے کہ تم کو ایک چیز ناپسند ہو اور اللہ اس کے اندر تمہارے لئے کوئی بڑی منفعت رکھ دے۔“

اس آیت میں یہ واضح ہدایت دی گئی ہے کہ اگر عورت میں کوئی ایسی عادت ہو جو شوہر کو ناپسند ہو اور طبیعت کے خلاف ہو تو اس وقت جذبات کی بجائے عقل و دانش سے کام لینا چاہیے اور عورت کی ناگوار بات کو برداشت کر لے میں اللہ کی حکمت پوشیدہ ہے جو دین و دنیا دونوں میں خیر و برکت کا موجب ہے اور شوہر کو چاہیے کہ وہ اپنی بیوی کو احسن طریق سے سمجھاتا رہے۔ بخاری کی ایک حدیث ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :-

”تم وصیت متبول کرو۔ عورتوں سے بھلائی کرو کیونکہ وہ پسلی سے پیدا کی گئی ہے اور پسلی میں سب سے ٹیڑھا حصہ اوپر والا ہے لہذا اگر تم اس کو سیدھا کرنا چاہو تو توڑ ڈالو گے اور اگر چھوڑ دو گے تو ہمیشہ کے لئے بچی رہ جائے گی۔ اس لئے عورتوں کے متعلق نصیحت

متبول کرو۔

اس حدیث کی تشریح کے سلسلہ میں حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ عورت کو اس کے حال پر نہ چھوڑا جائے بلکہ نرمی سے بتدریج اس کی اصلاح کرنے رہنا چاہیے۔ اس حدیث سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ عورت کے ساتھ مدارات اور ملاطفت کا برتاؤ ناگزیر ہے۔ لہذا کوشش کر کے پیار و محبت سے سمجھانا چاہیے۔ مگر بعض عورتیں حد سے زیادہ مندی اور اپنی بات پر اڑ جانے والی اور بد زبان ہوتی ہیں اور چھوٹی سی بات پر ناراض ہو کر شوہر کی ناشکری کرتی ہیں۔ اس لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

”عورتیں شوہروں کی ناشکر گزار ہوتی ہیں اور ان کے سلوک و احسان کی منکر۔ تم اگر ان کے ساتھ زندگی بھر احسان کرو پھر اگر کوئی بات تمہاری طرف سے ان کے خلاف طبیعت ہو جائے تو بول اٹھیں گی کہ میں نے کبھی بھی تم سے بہتری نہیں دیکھی۔ یہ عورت کی فطرت میں ہے کہ چھوٹی اور معمولی سی بات پر بھی ایسی باتیں کرنے لگیں ہیں۔ مگر باوجود اس کے پھر بھی کوشش

کرنی چاہیے کہ صبر و تحمل کا دامن ہاتھ سے چھوٹنے نہ پائے۔ مردوں کی ذمہ داری ہے کہ عورت کے نان و نفقہ کا اپنی طاقت کے مطابق معقول بندوبست کرے اور ان کی ہر جائز ضرورت پوری کرنی چاہیے اور عورت کو بروہہ آسائش مہیا کرے جس سے وہ بھی عمدہ اوصاف ستھر الباس پہن کر اور بن سونہر شوہر کے ساتھ زندگی گزارے۔

اگر تمام سہولیات اور ضروریات میسر ہونے کے باوجود عورت شوہر کی فرمانبرداری نہ ہو اور خاوند کے ساتھ بد اخلاقی سے پیش آتے۔ بد کلامی کرے اور پیار و محبت سے اس کی بات نہ مانے تو ایسی صورت میں شوہر کے لئے حکم ہے جیسا کہ سورۃ نساء میں ہے

”جو عورتیں ایسی ہوں کہ تم ان کی سرکشی کا علم رکھتے ہو تو انہیں نصیحت کرو اور انہیں ان کی خواب گاہوں میں چھوڑ دو اور پھر انہیں مارو“

یعنی جب ان کی بغاوت و نافرمانی تجربہ میں آجاتے۔ یہ نہیں کہ محض بدگمانیاں یا دور کے احتمالات کو اس کے لئے

کافی سمجھ پایا جائے۔ اب سرکش و نافرین بیویوں کا علاج ہو رہا ہے۔ پہلی منزل یہ ہے کہ انہیں نرمی و آشتی، پیار و محبت سے سمجھایا جائے اگر عورت شریفینہ طینت ہے تو یہ کافی ہو جائے گا۔ اسی میں شوہر کو بھی تعلیم ہے کہ ذرا غصہ میں آکر کوئی سخت کارروائی نہ کر بیٹھے۔

دوسری منزل یہ ہے کہ ان سے تعلقات ہم بستری منقطع کر لو اور ان کے پاس لیٹنا چھوڑ دو۔ یہ دوسری منزل ہے۔ جب زبانی گفتگو و مہمالتش سے اصلاح حاصل نہ ہو اور نافرمانی و سرکشی بدستور قائم رہے۔ جب پہلا عملی قدم یہ اٹھاؤ لیکن تحقیق و تجربہ سے پہلے تیسرا علاج اس وقت کیلئے ہے جب دوسرا علاج بھی ناکام ثابت ہو جائے۔ ہلکے ہلکے مارو، اس پر بھی سب کا اتفاق ہے کہ یہ مار باکل ہلکی قسم کی ہو۔ ایسی نہ ہو جس سے چوٹ زیادہ آجائے یا جس سے رسیق زندگی کی توہین لازم آتی ہو بلکہ مفسر صحابی ابن عباسؓ سے یہ منقول ہے کہ یہ مار مسواک جیسی ہلکی جھلکی چیز سے ہو اور یہ مشاہدہ ہے کہ بہت سے معاشرے اور طبقے ایسے ہیں جہاں عورت کے لئے جسمانی سزائیں عام ہیں تو

علاج کی یہ صورت ظاہر ہے کہ انہی طبقوں کے لئے ہے پھر اتنی اجازت بھی ضرورت پڑنے پر ہی ہے ورنہ سیاق و عبارت نرمی ہی کی سفارش کر رہا ہے۔ یورپ میں بھی بیویوں کی مارپیٹ کا دستور رہا ہے۔ فتران مجید میں اس حکم کا ہونا قرآن مجید کے حق میں ذرا بھی مضر نہیں جیسا کہ بعض یورپ وہ مسلمان سمجھ رہے ہیں بلکہ عین دلیل ہے اس کی کہ قرآن مجید کے احکام ہر طبقہ اور ہر مزاج اور ہر سطح انسانی کے لئے ہیں۔ ہلکی سی مار ضرورت کے وقت ہے جبکہ پہلے دو علاج کامیاب نہ ہو سکیں۔ بلا ضرورت اس کا استعمال بیوی کو ستانے اور تکلیف پہنچانے کے لئے ہرگز درست نہیں ہے۔ اگر بیویاں اطاعت کرنے لگیں تو ان کے خلاف یہاں نہیں ڈھونڈنے چاہئیں نشوز کے لغوی معنی اٹھ جانے کے ہیں اور اصطلاحی معنی کی بابت امام ابن جریر فرماتے ہیں کہ نشوز کا مطلب یہ ہے کہ گھر سے باہر آتی جاتی ہو اور ادھر ادھر تانک بھانک کرتی پھرتی ہو تو پہلے ان کو سمجھاؤ۔ اگر سمجھانے سے باز نہیں آئیں تو ہلکی سی مار، ڈانٹ ڈپٹ کرو۔ بہر حال بلا وجہ

ستانا اور مارنا حرام ہے۔

اگر کوئی صورت اصلاح کی نہ رہے تو مرد کو اختیار ہے کہ ایسی عورت کو الگ کر دے اسی طرح اگر کوئی مرد اس مقام پر پہنچ جائے تو عورت کو بھی اختیار ہے کہ فسخ نکاح کرانے کے بعد اس سے الگ ہو جائے۔

سوال: کیا شادی سے پہلے لڑکی، لڑکا ایک دوسرے کو دیکھ سکتے ہیں؟

جواب: اس سلسلہ میں عرض ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر تھا۔ کہ ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کیا۔ میں نے ایک انصاری عورت سے نکاح کرنا ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا۔ تم نے اس کو دیکھ لیا ہے؟ اس شخص نے عرض کیا نہیں۔ فرمایا جاؤ پہلے دیکھ لو! کیونکہ انصار کی عورتوں کی آنکھ میں کچھ ہوتا ہے۔

اسی طرح ترمذی کی ایک اور صحیح حدیث میں اس کی وجہ بتائی گئی ہے۔

”اس عورت کو دیکھ لو! تم دونوں کے درمیان محبت قائم رکھنے کے لئے یہ زیادہ مناسب ہوگا۔“

اس لئے کہ شادی سے پہلے لڑکا لڑکی کو اور لڑکی لڑکے کو ضرور دیکھ لیں۔

ہمارے اندر بہت گندہ رواج ہے۔ ہم اپنی بہن بیٹیوں کو بازاروں میں شاپنگ کے لئے اجازت بخوشی دے دیتے ہیں۔ مگر اس بات کی اجازت نہیں دیتے کہ جس کا حکم نبی کریم ﷺ نے خود دیا ہو۔

اس لئے دعا ہے کہ وہ ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

سوال: کیا عورت سر پرست کے بغیر اپنا نکاح کرا سکتی ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ کلام مجید میں فرماتے ہیں۔

و انکھوا لایامہن منکم و ان الصالحین من عبادکم و امانکم ان

یکم نو افقر اء یغنھم اللہ من فضلہ و اللہ و اسع علیم۔ (نور ۳۲) اور

تم میں جو (مرد، عورت) بغیر نکاح کے ہوں ان کا نکاح کر دو اور تمہارے

غلاموں اور باندیوں میں سے جو نیک ہوں ان کا نکاح بھی کر دو۔ اگر فقیر

ہوں گے تو اللہ ان کو اپنے فضل سے خوشحال کر دے گا اور اللہ بڑی وسعت

والا اور جاننے والا ہے۔ اسی طرح ترمذی اور حاکم میں ایک حدیث ہے

حسن کہا گیا ہے۔ ”جس عورت نے اپنے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کیا اس

کا نکاح باطل ہے۔ اس کا نکاح باطل ہے۔ اس کا نکاح باطل ہے۔“ ایک

دوسری صحیح حدیث میں ہے۔

”ولی اور دو عادل گواہوں کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔“

جب تک عورت کا سر پرست اس کا ولی اس کو اجازت نہیں دے گا اس وقت

تک اس کا نکاح نہیں ہوتا۔ آپ سوچیں کہ کسی دن اچانک ایک اجنبی شخص آپ کے گھر میں بغیر کسی پیشگی اطلاع اور علم کے بغیر داخل ہو جائے اور یہ بات آپ کے کانوں سے نکلے کہ وہ آپ کی بہن یا بیٹی کا شوہر ہے۔ تو ظاہر ہے کہ کون مقلد بصیرت والا اس کو برداشت نہیں کرے گا۔ اور نہ ہی یہ صورت اس کے لئے قابل قبول ہوگی۔

یہ ایک تلخ حقیقت ہے کہ اگر لڑکی نکاح کے لئے خود آگے بڑھے۔ اور سر پرستوں کو نظر انداز کر دے۔ تو اس میں بڑی خرابیاں مضمر ہیں۔ اس لئے کہ اس کا قوی امکان ہے کہ کسی انجان لڑکے کی چکنی چپڑی باتوں میں آ کر لڑکی دھوکا کھا جائے اس لئے کہ لڑکی قطعی ناواقف ہے۔ اور بسا اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ مرد اپنی ضرورت پوری کرنے کے بعد لڑکی کو طلاق دے دے۔ اس لئے آج کل ایسی لڑکیوں کو بہت سمجھ سوچ کر قدم اٹھانا چاہئے۔

سوال: بعض عورتیں شوہر کے ساتھ خلوت کی باتیں اپنی سہیلیوں کو بتا دیتی ہیں۔ کیا ایسا کرنا جائز ہے؟

جواب: مستدرک حاکم میں ہے۔ حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں وہ خدمت اقدس میں حاضر تھیں۔ کچھ مرد اور کچھ عورتیں بھی نہیں تھیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ بعض آدمی ایسے ہوتے ہیں۔ جو اپنی بیوی کے ساتھ گزری باتیں دوسروں کو سناتے ہیں۔ اور بعض عورتیں بھی ایسی ہیں۔

جو اپنی باتیں دوسروں کو بتاتی ہیں۔ لوگ خاموش رہے۔ میں نے عرض کیا ہاں! بخدا اے اللہ کے رسول ﷺ عورتیں بھی ایسا کرتی ہیں اور کچھ مرد بھی ایسا ہی کرتے ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا دیکھو تم ایسا ہرگز نہ کرو۔ وہ شیطان ہوتے ہیں۔ جو راستے میں مادہ شیطان کو دیکھ کر لپٹ جاتے ہیں۔ اور لوگ انہیں دیکھتے رہتے ہیں۔

افسوس! کہ بعضوں کا یہ حال ہے کہ اپنی بیوی کا حسن بھی لوگوں کے سامنے عیاں کرتے ہیں، جس سے ان کے دلوں میں اس کا عشق کروٹیں لیتا ہے۔ لوگ اس کے گرویدہ ہو جاتے ہیں۔ اور پھر میل ملاپ کے لئے طرح طرح سے ڈورے ڈالتے ہیں اس بھیانک غلطی کے نتیجے میں بڑے بڑے المناک واقعات ظہور پذیر ہوتے ہیں۔ اس لئے زمان سے مکمل طور پر احتراز کرنا چاہئے۔

سوال: کچھ خاندانوں اور علاقوں میں رواج ہے کہ بچپن ہی میں بچوں کی شادی کر دیتے ہیں کیا ایسا کرنا درست ہے؟

جواب: ایسا نہیں کرنا چاہئے۔ کیونکہ ہو سکتا ہے کہ لڑکا یا لڑکی جب بڑے ہوں تو ان میں کوئی ایک کردار کا براہو تو اس صورت میں دوسرے کی زندگی خواہ مخواہ پریشانی میں گزرے گی۔ یا اگر لڑکے کو لڑکی پسند نہ آئے تو بھی اس صورت میں ایک بے گناہ بچی کو (طلاق) یا شوہر کے طعنے سننے پڑیں گے جس سے ان کے گھر لڑائی جھگڑا بھی ہو سکتا ہے۔ اس لئے بہتر یہی ہے کہ جب

بچے جوان ہو جائیں تو اس وقت ان کی شادی کر دی جائے۔ اور اگر ان کی رائے حاصل کر لی جائے۔ تو یہ اور بھی اچھا ہو جائے گا۔

سوال: کئی عورتیں اور مرد ساری زندگی شادی نہیں کرتے اس بارے میں قرآن و حدیث میں کیا حکم ہے؟

جواب: حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ عکاف بن بشر تمیمی رضی اللہ عنہ ایک دن خدمت نبوی ﷺ میں حاضر ہوئے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا! تمہاری بیوی ہے؟ حضرت عکاف نے جواب دیا۔ نہیں۔ آنحضرت ﷺ نے پوچھا لو ٹڈی؟ جواب دیا نہیں۔ یہ سن کر آپ ﷺ نے فرمایا صلاحیت رکھتے ہو اور خوشحال بھی ہو پھر تم نے شادی سے گریز کیا۔

اذانت من اخوان الشیاطین۔

تب تو تم شیطان کے بھائیوں سے ہو۔

(جمع الفوائد کتاب النکاح عن احمد)

زنا کے نقصانات بیان کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے انسان کو حکم دیتے ہوئے فرمایا۔

وانکحوا الایامی منکم و الصالحین من عبادکم و امانکم (سورہ

نور۔ ۴)۔ اور تم میں جو بے نکاح ہو ان کا نکاح کر دیا کرو تمہارے غلام اور

لو ٹڈیوں میں جو اس لائق بھی ہو اس کا بھی۔

ایامی۔ ایم کی جمع ہے اس کا استعمال مرد و عورت دونوں کے لئے ہے۔ جس مرد کی بیوی نہ ہو اس کو ایم کہتے ہیں۔ اور جس عورت کا شوہر نہ ہو اسے بھی ایم کہتے ہیں۔

قرآن کے ان الفاظ پر غور کریں اور خود فیصلہ کریں اللہ ہم سب کو دین اسلام پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

سوال: کیا عورت کے لئے میراث (ترکہ) میں سے کچھ حصہ ہے؟
جواب: اس بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے۔ کہ

يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنثِيَّاتِ فَاِنَّ كُنَّ نِسَاءً
فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ وَانْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ
(النساء۔ ۲)

اللہ تم کو حکم دیتا ہے کہ تمہاری اولاد کے میراث کے بارے میں کہ لڑکے کا دو لڑکیوں کے برابر حصہ ہے اگر صرف لڑکیاں ہی ہوں تو دو سے زیادہ ہوں تو ان لڑکیوں کو دو تہائی سے زیادہ ملے گا اس کا مال جو صورت چھوڑ کر مرا ہے، اگر ایک ہی لڑکی ہو تو اس کو نصف ملے گا۔

عورت کو شاید پہلی دفعہ اس کا موقع دیا گیا کہ اپنے مموکہ مال و جائیداد کی بدولت چاہے تو مرو کی دستگیری کے بغیر ہی راحت و آرام کی زندگی بسر کر سکتی ہے۔ لڑکیاں جواب تک، میراث سے محروم تھیں ان کو اسلام نے

میراث دی۔

عورت کسی بھی مقام پر ہو، ماں ہو بیٹی ہو، بیوی ہو، بہن ہو محض عورت ہونے کی وجہ سے جائیداد سے محروم نہیں ہو سکتی۔ سورہ نساء میں ان کے حصوں کی مکمل تفصیل درج ہے۔ اس سلسلہ میں حضرت مولانا محمد صدیق (رحمۃ اللہ علیہ) کی کتاب ”تعلیم الفرائض“ دیکھئے۔

سوال: کئی لوگوں سے سنا ہے کہ مرد کو بغیر اجازت کے اپنے ہی گھر میں داخل نہیں ہونا چاہئے کیا یہ درست ہے؟

جواب: اس بارے میں قرآن مجید میں ایک واقعہ کی وجہ سے آیت کریمہ نازل ہوئی۔ کہ ایک دفعہ نبی کریم ﷺ کے پاس ایک عورت حاضر ہوئی اور اس نے عرض کیا کہ کبھی میں اس حالت میں ہوتی ہوں کہ میں چاہتی ہوں کہ اس حالت میں مجھے کوئی بھی نہ دیکھے خواہ باپ ہو یا بیٹا۔ مگر میں اس حالت میں ہوتی ہوں کہ گھر والے آجاتے ہیں۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

”لا تَدْخُلُوا بِيَوْمَاتِنَا“ الخ

نہ تو کوئی عورت اور نہ ہی کوئی مرد یہ پسند کرتا ہے کہ ان کی عورتیں آزادانہ عورتوں کی نشست میں بیٹھی ہوں اور مرد انہیں دیکھ لیں۔ اس سلسلہ میں ابن کثیر میں ایک روایت نقل کی ہے۔ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جب کسی ضرورت سے اندر

آتے تو پہلے دروازے پر رک جاتے۔ کھانتے، تھوکتے اور اس کے بعد اندر آتے، دفعۃً بغیر اطلاع کے آنا پسند نہیں کرتے تھے یہ حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی زوجہ محترمہ ہیں۔

سوال: کیا غیر مسلموں کی مشابہت اختیار کرنی جائز ہے؟

جواب: قرآن مجید میں اللہ تبارک و تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں۔

وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ فإِنَّهُمْ مِنْهُمْ۔ (مائدہ ۵۱)

اور تم میں سے جو ان کو دوست بنائے گا وہ انہی میں سے ہو گا۔ غیروں کی اندھی پیروی سے شخصی وقار ختم ہوتا ہے امت کا وجود مجروح ہوتا ہے یہ خود کمزوری کی دلیل ہے۔ کیونکہ جو کمزور ہوتا ہے۔ وہی طاقت ور کے پیچھے چلتا ہے۔ فیشن اور چال ڈھال میں کافروں کی پیروی سے ان کے افکار اور ان کے عقائد کی چھاپ بھی آپ سے آپ پڑتی ہے اور آدمی ان کی پیروی شروع کر دیتا ہے۔ مگر آج کل بیشتر خواتین و حضرات تو ان کی یہ عادات و اطوار، پوشاک، زیب و زینت اور انگلش فیشن کے مطابق وحشیوں کی طرح اپنے ناخن بڑھائے رکھتے۔ غرض ایک ایک چیز ہمارے مردوں اور عورتوں کی دوسروں (یسودیوں اور عیسائیوں) کے نقش قدم پر ہے۔ آج کل ہم فیشن کی خاطر کثیر سرمایہ ضائع کرتے ہیں۔ اگر ہمارے دلوں میں ذرا سا بھی خدا کا خوف ہو تو ہم انہی روپوں سے کئی بھوکوں کو کھانا کھلا سکتے ہیں۔ کئی

بیوہ عورتوں کی مدد کر سکتے ہیں۔ کئی بے سہارا اور غریب بیویوں کی شادی کی جاسکتی ہے آخر میں صرف ایک بات کہوں گا۔ کہ خدارا ”جدید ترین فیشن میں اور اس کی ٹوہ میں ایسے وقت نہ پڑیں جبکہ لوگ روکھی سوکھی روٹی کو ترس رہے ہوں۔“

سوال: وٹہ، سٹہ کی شادی کے بارے میں دین اسلام میں کیا حکم ہے؟

جواب: وعن ابن عمر ان النبي ﷺ قال لا شغار في الاسلام
(رواہ مسلم)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اسلام میں شغار نہیں۔

اسی حدیث کی تشریح حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ایک حدیث میں بیان کی گئی ہے۔

انہوں نے کہا نبی اکرم ﷺ نے شغار سے منع فرمایا۔ ”شغار یہ ہے کہ کوئی آدمی کسی سے کہے۔ تم اپنی بیٹی یا بہن کا نکاح مجھ سے کرادو میں تم سے اپنی بیٹی یا بہن کا نکاح کرادوں گا۔“ رواہ مسلم

اسی طرح حضرت عبدالرحمن بن ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عباس بن عبد اللہ بن عباس نے عبدالرحمن بن حکم رضی اللہ عنہ سے اپنی بیٹی کا نکاح کرادیا اور اپنا نکاح عبدالرحمن بن حکم کی بیٹی سے

کر لیا۔ اور دونوں میں یہی مہر مقرر ہوا حضرت معاویہ بن ابی سفیان نے مروان بن حکم کو لکھا کہ ان دونوں میں (طلاق) تفریق کرادیں کیونکہ یہی شعار (وٹہ سٹہ) ہے۔ جس سے رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے۔ (احمد، ابوداؤد) ویسے تو عمل کرنے کے لئے نبی کریم ﷺ کی ایک ہی حدیث کافی ہے۔ مگر آپ کی تسلی کے لئے تین احادیث تحریر کر دی گئی ہیں اللہ عمل کی توفیق عطاء فرمائے۔ (آمین)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ تمام مسلمان عورتوں اور مردوں کو اسلامی شعائر کے مطابق زندگی بسر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ”آمین“

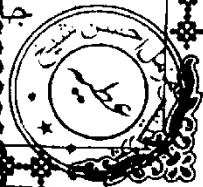
عندی هذا والله اعلم بالصواب

تمت بالخیر

www.KitaboSunnat.com

محمد لونیس خلیق

جامع مسجد الفرقان، امجدیہ
چیمبر، نزدک لائل گنج لاہور



الکلام

کتاب اللہ اور

رسول اللہ ﷺ
صلى الله عليه وآله وسلم

کی

تعلیمات کا مطالعہ اور
دین اسلام کے صحیح اور حقیقی
خدو خال سے واقفیت
کفر، شرک اور بدعت سے
اجتناب چاہتے ہیں
تو

ادارہ تبلیغ القرآن و السنۃ
پبلسنگ

بذریعہ ڈاک
منگوانے پر
ضرورتاً لکھیں

۲۱ جمال پورک آف دھال روڈ
سنیت پبلسنگ
لاہور

مطبوعہ رسائل مہیا کر سکتا ہے

کتب بذریعہ ڈاک منگوانے کیلئے ڈاک ٹکٹ ضرور ارسال کریں